شانِ حضرت امیر معاویہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مصنف

توقیرِ ملت مفتی صوفی محمد توقیر رضا قادری رضوی جیبی غفرلہٗ

بانی وخادم: جامعہ رضویہ بڑا گاؤں، کوشامبی - یوپی (الہند)

Mohd. Musa

Raziallahu tala anhu

SHAN-E-HAZRAT AMEER MAVIYA

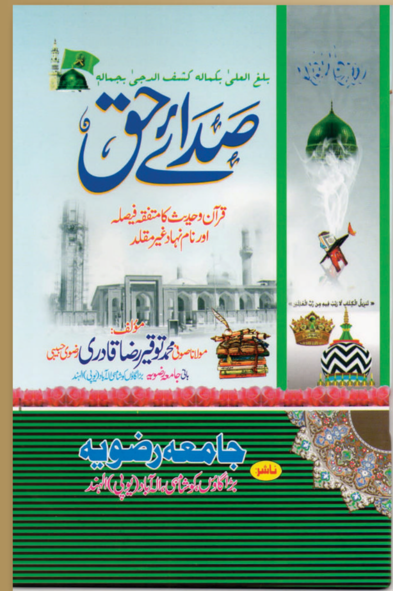

UNION BANK OF INDIA

A/c No: 708501010050151. IFSC Code: UBIN0570851

Branch: Moooratganj. Kaushambi.

Distributed by:

JAMIA RAZVIA

Patti Parvezabad. Badagaon. Tahseel Chail

Dist. Kaushambi. Allahabad (U.P.) India

Mobile No. 8853620034

Gmail ID. Sufitauqeerqadri@gmail. com

Rs. 40/-

شانِ حضرت امیر معاویہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مصنف

الفقیر محمد توقیر رضا قادری رضوی حبیبی اویسی

بڑاگاؤں، کوشامبی ۔ یوپی (الہند)

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب	:	شانِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مصنف	:	الفقیر محمد توقیر رضا قادری رضوی حبیبی اویسی بڑاگاؤں، کوشامبی ۔ یوپی (الہند)
کتابت	:	(١) ریاض احمد (٢) محمد موسیٰ
سرورق	:	محمد موسیٰ
طباعت	:	انورادھا پریس، الہ آباد
ناشر	:	جامعہ رضویہ، بڑاگاؤں، کوشامبی (یو.پی.)
سال اشاعت اوّل	:	**25-7-2023**
تعداد	:	۵۰۰

قیمت : ۴۰ روپے

ملنے کا پتہ

1۔ جامعہ رضویہ، بڑاگاؤں، کوشامبی

2۔ رضوی بک ڈپو منصور پارک، مرزا غالب روڈ، الہ آباد (یو.پی.)

Mobile: 918853620034

فہرست

شمار نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۱	نذرانۂ عقیدت	۴
۲	تقریظ۔۱	۵
۳	تقریظ۔۲	۷
۴	حدیث کا مفہوم	۱۰
۵	ایک اصول یادرکھیں	۱۹
۶	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مختصر تعارف	۲۱
۷	شان سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ احادیث وآثار کی روشنی میں	۲۵
۸	اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم	۴۴
۹	اقوال تابعین رضی اللہ عنہم	۵۱
۱۰	فضائل حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ۔ کتب شیعہ کی روشنی میں	۵۵
	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر چند اعتراضات کے جواب	۶۵
۱۱	دشمنانِ امیر معاویہ کی سزا	۶۸
۱۲	جہنمی کتّا	۶۸
۱۳	حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ	۶۹
۱۴	حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کا فیصلہ	۷۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نذرانۂ عقیدت

علی کی شان وفضیلت بھی ہے بلند بڑی
معاویہ کا بھی لیکن مقام اپنا ہے
جو وہ نبی کا اخی ہے تو یہ ہے کاتب وحی
جبھی تو دونوں کی تعظیم کام اپنا

رکھ معتدل ہمیشہ عقیدے کا زاویہ
گر چاند ہیں علی تو ستارہ معاویہ
اصحاب وآل کا نہ کیا جس نے احترام
ٹھہرے گا وہ ضرور سزا وارِ ہاویہ

☆☆☆

تقریظ۔۱

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت نواسۂ حضور مفتی محمود جان علیہ الرحمہ شیخ الاسلام و شیخ الادب یادگار اسلاف حضرت علامہ شیخ محمد امتیاز رضا عبدالقادر قادری رضوی نوری صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ۔ زمبابوے، افریقہ

الحمدللہ! ہم اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہلِ خیر وصلاح اور عادل ہیں، ان حضرات کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بدمذہبی و گمراہی واستحقاقِ جہنم ہے۔ لہٰذا جو دَریدہ دہن ان پاک ہستیوں بالخصوص سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شانِ رفیع میں گستاخی کرے اور تبرّا بکے وہ رافضی ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے ہیں، وہ کاتب وحی رہے ہیں اور اسلام کے لئے ان کی بڑی خدمات ہیں۔ امام اہل سنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

فرقِ مراتب بے شمار اور حق بدست حیدر کرّار
مگر معاویہ بھی ہمارے سردار، طعن ان پر بھی کارِ فجّار

جو معاویہ کی حمایت میں عیاذ باللہ اسد اللہ کے سبقت واولیت وعظمت واکملیت سے آنکھ پھیر لے وہ ناصبی یزیدی، اور جو علی کی محبت میں معاویہ کی صحابیت ونسبت بارگاہِ حضرت رسالت بُھلا دے وہ شیعی زیدی، یہی روشِ آدات بحمداللہ تعالیٰ ہم اہلِ توسط واعتدال کو ہر جگہ ملحوظ رہتی ہے۔

(ج:۱۰،ص:۳۵، جدید)

اس اہم موضوع پر محبّ مکرم، صاحب علم وفضل حضرت مولانا مفتی محمد توقیر رضا صاحب نے ایک اچھوتا رسالہ تحریر کیا ہے، جس میں انھوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقام ومرتبہ بیان کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، **فالحمد للّٰہ علی ذلک.**

جو کچھ لکھا ہے اسے دلائل وبراہین سے ثابت کرتے ہوئے اصول وضوابط سے واضح کیا ہے، اور ساتھ ہی ساتھ معترضین کو دنداں شکن جواب بھی دیا ہے۔

دعا گو ہوں کہ اے اللہ! اس کتاب کو نافعِ عام بنا، گمراہوں کے لئے ہدایت کا سامان بنا، اس کے مصنف کی اس کاوش کو قبول فرما اور دین متین کی زیادہ سے زیادہ خدمات کرنے کی توفیقِ خیر سے مالا مال فرما۔ آمین یا رب العالمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فقط السلام
الفقیر **محمد امتیاز** رضا عبدالقادر
قادری رضوی نوری غفرلہٗ

تقریظ۔۲

پیر طریقت رہبر شریعت شہزادۂ حضور مفسر اعظم پاکستان حضور فیاض ملت غازئ مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اویسی رضوی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ۔ بہاولپور، پاکستان

الحمد لله رب العالمين الصلوٰة والسلام عليک يا خاتم الانبياء والمرسلين و آلک واصحابک اجمعين.

امابعد:

امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یقیناً حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہایت ہی پیارے صحابی ہیں، کاتب وحی کا اعزاز انہیں حاصل ہے اور ڈیڑھ سو سے زائد احادیث مبارکہ کے راوی ہیں۔ سب سے بڑے اعزاز کی بات یہ ہے کہ سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کی کئی قریبی رشتے ناطے بھی بنتے ہیں۔ (ان کی تفصیل زیر نظر کتاب میں موجود ہے) زبان نبوت سے آپ کی ہدایت اور آپ کی زات سے دوسروں کی ہدایت یابی کے لئے خصوصی دعائیں بھی عطاء ہوئیں، آپ کی سیرت میں یہ بات واضح ہے کہ ااپ بارگاہِ رسالت کے مستقل حاضر رہنے والے صحابہ کرام میں سے ہیں۔ الغرض! آپ کی شخصیت گوناگوں فضائل وکمالات کی

حامل اور بے شمار محاسن ومحامد کا مجموعہ ہے، لیکن براہو رافضیت کا جو لباس خضر میں رہزن بن کر آپ کی ذات پر حملہ آور ہوتی ہے اور آپ کی فصیلِ عظمت وکمال پر شب کون مارنے کی سعی مذموم کرتی رہتی ہے۔

گذشتہ کئی صدیوں سے یہ فتنہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہوا امت مسلمہ میں سر اٹھاتا ہے اپنے بال و پر پھیلانے کی راہیں ہموار کرنا چاہتا ہے، لیکن پھر اپنی موت آپ مرجاتا ہے کہ اس کا سر کچلنے والے مجاہدینِ سیف وقلم میدانِ کارزار میں اُتر آتے ہیں ایمانی وعلمی قوت سے اس کا مقابلہ کر کے اس کو ریزہ ریزہ کر دیتے ہیں۔ پھر جب کچھ وقت گزرتا ہے تو راکھ میں دبی کوئی گندی چنگاری پھر شرارے کی شکل اختیار کرنے لگتی ہے۔

ماضی قریب میں ایران کے مال بے حال کے سبب ہندو پاک کی بہت سی تھی علم خانقاہوں اور ان پر ناجائز قابض گدی نشینوں کی طرف سے اس شرارے کی آہٹ محسوس ہوئی اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق وہی بے تکے اعتراضات کہے جانے لگے بہت سارے اہل علم نے بروقت ان کی سرکوبی کر کے امت مسلمہ کو ان کے شر سے خبردار کیا۔

زیر نظر کتاب ''شان امیر معاویہ'' اس سلسلۃ الذہب کی ایک خوبصورت کڑی ہے اس میں حضرت مولانا مفتی محمد توقیر رضا قادری رضوی حبیبی اویسی زید مجدہ، (کوشامبی آلہ یوپی انڈیا) نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، کے شان میں احادیث مبارکہ کو یکجا درج کیا ہے۔ منکرین کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کی محقق ومدلل جوابات دئے ہیں۔

یہ کتاب ''شان امیر معاویہ'' دراصل سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے

محاسن و مفاخر اور احوال و معارف کا ایک دل آویز مرقع ہے۔ اس میں جہاں ایک طرف سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمت و جلالت کو آشکار کیا گیا ہے، وہیں دوسری طرف آپ سے متعلق شکوک وشبہات کے مدلل و محقق جوابات دیئے گئے ہیں۔

میرے حضور قبلہ والد گرامی حضرت فیض ملت مفسر اعظم پاکستان خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ، کی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، کے حوالے سے کئی تصانیف مطبوعہ موجود ہیں کئی زیر طبع ہیں۔

الحمد للہ وبکرم مصطفی علی التحیۃ والثناء

فقیر آج کل مدینہ طیبہ میں ہے یہ چند حروف بطور تبرّک لکھ رہا ہوں مزید تفصیلات کتاب میں ملاحظہ کریں۔

فقط

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی حال مقیم باب العوالی مدینہ منورہ

خادم دار التصنیف حضور فیض ملت محدث بہاولپوری جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور، پنجاب، پاکستان

۲۵/ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۴ھ ۱۹/ دسمبر ۲۰۲۲ء شبِ پیر شریف بوقت سحری ۴ بجے۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و کفیٰ والصلاۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد المصطفیٰ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ البررۃ التقیٰ

حدیث کا مفہوم:

جمہور محدثین کی اصطلاح میں حدیث کی یہ تعریف کی گئی ہے:

نبی کریم ﷺ کے قول صراحۃً ہو یا حکماً، اور آپ ﷺ کے فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے، تقریر کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے روبرو کوئی کام کیا گیا اور آپ ﷺ نے اس سے منع نہ فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے کوئی بات کہی اور آپ ﷺ نے اسے رد نہیں کیا بلکہ خاموش رہے اور عملی طور پر اسے ثابت فرما دیا۔ اسی طرح حدیث کا لفظ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول و فعل اور تقریر پر بھی بولا جاتا ہے اور اسی طرح حدیث کا لفظ تابعین کے قول و فعل اور تقریر پر بھی بولا جاتا ہے اور صحابی اس مقدس ہستی کو کہتے ہیں جسے حالت ایمان میں نبی کریم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور ایمان پر ہی خاتمہ ہوا۔ اور تابعی اس محترم ذات کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی سے ملاقات کی اور ایمان پر ہی اس کا خاتمہ ہوا۔ (ماخوذ از: التحبۃ النبھانیہ)

اسی بنیاد پر حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

جان لے کہ بلا شبہ جمہور محدثین کی اصطلاح میں حدیث کا اطلاق نبی

کریم ﷺ کے قول، فعل اور آپ کی تقریر پر کیا جاتا ہے اور تقریر کے یہ معنی ہیں کہ کسی نے آپ کے سامنے کوئی کام کیا یا کچھ کہا اور آپ نے اس کا انکار نہ کیا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا، بلکہ آپ خاموش رہے اور اسے ثابت رکھا، اور اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول، فعل اور اس کی تقریر پر بھی حدیث کا لفظ بولا جاتا ہے، اور تابعی علیہ الرحمہ کے قول، فعل اور تقریر کو بھی حدیث کہا جاتا ہے۔ پس جس حدیث کا سلسلہ روایت نبی اکرم ﷺ تک پہنچے اسے ''حدیث مرفوع'' جس کا سلسلہ روایت کسی صحابی تک پہنچے اسے ''حدیث موقوف'' اور جس حدیث کا سلسلہ روایت کسی تابعی تک پہنچے اسے ''حدیث مقطوع'' کہا جاتا ہے۔ اور تحقیق بعض محدثین نے مرفوع اور موقوف کو حدیث کہا ہے، مقطوع کو اثر کہا جاتا ہے۔

(مقدمہ مشکوٰۃ ص۳)

چنانچہ سطور ذیل میں ہم نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان وفضیلت، مقام اور مرتبہ وعظمت پر احادیث مرفوعہ اور موقوف ومقطوع روایات سپرد قلم کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ یعنی شان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں وہ روایات جن کا تعلق حضور اکرم، رسول محتشم ﷺ کی ذات مبارک سے ہے، پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال اور تابعین عظام کے مقولات نقل کریں گے، تاکہ آپ کی شان میں طعن کرنے والوں کو اپنی اصلاح کا موقع مل سکے اور وہ محض تاریخی روایات کے یکطرفہ طرف داری اور ناانصافی پر مبنی مواد کے مطالعہ کے گھمنڈ میں ایک جلیل القدر، عظیم المرتبت صحابی رسول ﷺ کے متعلق بدگمانیوں کو دور کرسکیں۔

احادیث فضائل پر ایک شبہ کا ازالہ:

بعض حضرات اس غلط فہمی میں سرگرداں ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں کوئی حدیث بھی وارد نہیں، ان کے فضائل پر مشتمل روایات بنوامیہ یا ان کے حامیوں نے گڑھ رکھی ہیں، اس لئے ایسی روایات قابل اعتبار نہیں ہیں۔

(۱) ...... حالانکہ یہ شبہ بالکل باطل اور شیطانی وسوسہ ہے، کیونکہ آپ کے مناقب اور فضائل متعدد احادیث سے ثابت ہیں، جس کی تفصیل ہمارے مقالہ میں درج کردہ روایات میں دیکھی جاسکتی ہے۔ آپ کے فضائل پر علماء و محدثین نے مستقل کتابیں بھی لکھیں اور کتب احادیث میں آپ کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے باقاعدہ عنوان بھی قائم کئے ہیں۔ مثلاً:

۱۔ ...... امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ جیسے بلند پایہ محدث نے صحیح البخاری جلد اول کتاب المناقب (صفحہ ۵۳۱)، فضائل کے بیان میں ''ذکر معاویہ''۔ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر) کا عنوان قائم کرکے آپ کے صحابی اور فقیہ ہونے پر روایات لکھی ہیں۔ اور اپنی کتاب میں ان سے آٹھ روایات (جنہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے) نقل کی ہیں۔ اگر امام بخاری علیہ الرحمہ کے نزدیک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی کوئی شان اور فضیلت نہ ہوتی یا ان کی ذات میں کوئی (معاذ اللہ) فسق، ظلم اور ناانصافی والی بات ہوتی تو وہ ان سے روایت کرنا تو درکنار ان کا ذکر کرنا ہی مناسب نہ جانتے۔

۲۔ ...... صحاح ستہ کی مشہور کتاب ترمذی شریف میں امام ترمذی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت والی احادیث نقل کرنے سے پہلے ''ابـــــواب

المناقب ''جزء دوم صفحہ ۲۲۴ پر یوں عنوان قائم کیا ''**مناقب معاویه بن ابی سفیان** ﷛'' حضرت ابوسفیان کے بیٹے حضرت معاویہ ﷛ کے فضائل۔

۳۔ ......حدیث شریف کی معروف کتاب ''مشکوٰۃ شریف'' میں ''باب جامع المناقب'' (مختلف حضرات کے فضائل کا بیان) کی دوسری فصل میں حضرت امیر معاویہ ﷛ کی شان والی احادیث درج کی ہیں۔

۴۔ ......حافظ ابوالقاسم ہبۃ اللہ لا لکائی (متوفی ۴۱۸ھ) نے ''شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ'' جلد ۲ صفحہ ۳۴۹ پر ان الفاظ سے باب باندھا ہے ''**سیاق مساروی عن النبی** ﷺ **فی فضائل ابی عبدالرحمان معاوية بن ابی سفيان رضی الله عنهما** ''یعنی نبی کریم ﷺ کی وہ روایات جن میں حضرت ابوعبدالرحمان معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔

۵۔ ...... حافظ ابن کثیر علیہ الرحمہ کی سیرت اور تاریخ پر مشہور زمانہ کتاب ''البدایہ والنہایہ'' مطبوعہ دار ابن حزم کی جلد ا صفحہ ۱۶۳۲ پر اس طرح عنوان سجایا گیا ہے ''**وهذه ترجمة معاويه رضی الله عنه وذكر شئی من ايامه ودولته وما وردفی مناقبه وفضائله**''یعنی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حالات اور مملکت اور ان روایات کا ذکر جن میں آپ کے مناقب اور فضائل کا بیان ہے۔

نیز قبل ازیں صفحہ ۱۵۷۱ پر یوں عنوان لکھا تھا ''**فضل معاوية بن ابی سفيان رضی الله عنه**''یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

یہ صرف چند مثالیں ہیں ایسی مزید کئی امثلہ پیش کی جا سکتی ہیں، لہٰذا نام

نہاد مذہبی پیشواؤں کو آپ کے فضائل ومناقب کا انکار کر کے اپنی عاقبت برباد نہیں کرنی چاہئے اور دوسروں کی گمراہی کا سبب نہیں بننا چاہئے۔

(۲) ......دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے مقالہ میں کئی احادیث حتی کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایات بھی درج کی گئی ہیں کیا وہ بھی موضوع اور گڑھی ہوئی ہیں۔

استغفر اللّٰہ ......

ثابت ہوا کہ یہ فکر مردود ہے کہ بنوامیہ نے آپ کی شان میں حدیثیں بنائی ہیں اور کسی صحیح حدیث سے آپ کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ کیوں کہ معاملہ اس کے برعکس ہے، شان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق صحیح احادیث بھی وارد ہیں۔

(۳) ......تیسری بات یہ ہے اگر بعض احادیث اس طرف گڑھی گئی ہیں (حالانکہ اگر وہ نہ بھی ہوں تو آپ کی شان پھر بھی واضح اور ثابت ہے) تو دوسری طرف بھی نظر فرمالیں، شان اہلبیت رضی اللہ عنہم میں بھی تو کئی احادیث گڑھی گئی ہیں۔ ملاحظہ ہو!

ا۔ ......ملا علی قاری لکھتے ہیں: **اماما و ضعه الرافضة فی فضائل علی فاكثر من ان يعد قال الحافظ ابو يعلیٰ: قال الخليلی فی ''كتاب الارشاد'' وضعت الرافضة فی فضائل علی واهل البيت نحو ثلاث مائة الف حديث ولا تستبعد هذافائک لو تتبعت ماعندهم من ذلک لوجدت الامر كما قال.**

(الاسرار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ ص:۳۴۳ تحت ۱۳۰۷)

یعنی اور وہ روایتیں جو رافضیوں (شیعوں) نے حضرت علی کے فضائل میں گڑھی ہیں وہ شمار سے باہر ہیں، حافظ ابو یعلیٰ نے لکھا ہے: خلیلی نے کتاب الارشاد میں بیان کیا ہے کہ رافضیوں نے حضرت علی اور اہلبیت کی شان میں تین لاکھ احادیث بنا رکھی ہیں، اور یہ بات کچھ بعید بھی نہیں اگر تم ان کی روایات کی تلاش کرو تو ایسا ہی پاؤ گے، جیسا کہ انھوں نے بیان کیا ہے۔

۲۔ ......مفتی احمد یار خاں نعیمی لکھتے ہیں:

اشعۃ اللمعات (میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی) نے فرمایا کہ آپ کے فضائل میں روافض نے بہت احادیث گڑھ بھی لی ہیں۔

(مرآۃ المناجیح ج:۸، ص:۳۲۴)

تو کیا خیال ہے اگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کسی نے کوئی حدیث موضوع بیان کر دی تو اس سے آپ کے فضائل والی تمام روایات کا انکار کیا جاتا ہے، پھر تو حضرت علی اور دیگر اہلبیت کے فضائل اور مناقب کا بھی رد کرنا چاہئے، اور ان کے فضائل کو بیان کرنے سے توبہ کرنی چاہئے کیوں کہ ان کی شان میں تو بے شمار روایات گڑھی گئی ہیں۔ جب کہ ہمارے نزدیک دونوں ہی باتیں غلط ہیں، ہم باطل کو باطل اور حق کو حق کہنے کے علمبردار ہیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں اگر کوئی روایت بالاتفاق موضوع ہے تو مردود ورنہ مقبول ہے، ایسے ہی شان اہلبیت اور ہر کسی کی فضیلت وعظمت کے متعلق گڑھی ہوئی باتیں باطل ہیں، اور ثابت شدہ حدیثیں حق ہیں۔

(امیر معاویہ ص:۸۰ از مفتی احمد یار خاں، حق چار یار ص: ۳۷۲ تا ۳۷۷،

منیر العین ص:۵۳)

فائدہ: بعض لوگ ایک قول بیان کر دیتے ہیں کہ حضرت معاویہ کی فضیلت میں کوئی حدیث ثابت نہیں حالانکہ یہ بات حقائق وواقعات کے خلاف ہے کیوں کہ:

(۱) ......حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے: **واکتفیناہ بما اوردناہ من الاحادیث الصحاح والحسان والمستجادات.**

(البدایہ والنہایہ ج:۱، ص ۱۶۳۵، ترجمہ معاویہ رضی اللہ عنہ)

ہم نے آپ کی شان میں وارد شدہ صحیح، حسن اور عمدہ احادیث بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے۔

(۲) ......علامہ سیوطی لکھتے ہیں:

وردفی فضائله احادیث قلما تثبت۔ (تاریخ الخلفاء ج:۱۹۴)

ترجمہ: یعنی آپ کے فضائل کی احادیث ثابت بھی ہیں۔

(۳)......اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

بعض جاہل بول اٹھتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔ یہ ان کی نادانی ہے۔ علمائے محدثین اپنی اصطلاح پر کلام فرماتے ہیں۔ یہ بے سمجھے خدا جانے کہاں لے جاتے ہیں۔ عزیز ومسلم کہ صحت نہیں پھر حسن کیا کم ہے، حسن بھی نہ سہی، یا ضعیف بھی مستحکم ہے۔

(انگوٹھے چومیے ص:۵۳ مطبوعہ فرید بک اسٹال، فتاویٰ رضویہ ج:۵، ص:۴۷۸)

نوٹ: اس کے بعد اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقع پر حوالہ جات نقل فرماتے ہیں۔

آپ کی شان کے خلاف بیان کی جانے والی روایات کی حقیقت:

اللہ تعالیٰ منکرین اور معاندین کو ہدایت عطا فرمائے، ایک طرف تو وہ آپ کی فضیلت وشان والی روایات کو موضوع اور گڑھی ہوئی کہہ کر رد کر دیتے ہیں اور دوسری طرف کچھ ایسی روایات پیش کرنے کی جسارت کرتے نہیں شرماتے، جن میں آپ کی شان کے خلاف باتیں مذکور ہیں، اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ اس طرح کرنے سے ان کے مکروہ عزائم پروان چڑھتے اور باطل نظریات کو تقویت پہنچتی ہے اور یہ چیز ان کی بیمار فکر اور ذہنی آوارگی کی آبیاری کرتی ہے......اور بس!

حالاں کہ وہ روایات باطل ومردود اور موضوع ہیں یا کچھ روایات ایسی ہیں جن کا یہ لوگ مفہوم سمجھنے سے ہی عاری ہیں، بطور مثال چند روایات کی حقیقت حاضر خدمت ہے۔

(۱) ...... یہ روایت بیان کی جاتی ہے:

اذا رایتم معاویة علیٰ منبری فاقتلوه.

ترجمہ: جب تم معاویہ کو میری منبر پر دیکھو تو اسے قتل کردو۔

اس کے جواب میں حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

''**وهذا الحديث كذب بلاشك**'' اور یہ روایت بلا شک وشبہ جھوٹ ہے۔اس کے مقابلہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث مرفوع ہے کہ: **اذا رایتم معاویة یخطب علیٰ منبری فاقبلوه فانه امین مامون۔**

جب تم معاویہ کو میرے منبر پہ خطبہ دیتے ہوئے دیکھو تو اُسے قبول کرو کیوں کہ بے شک وہ امانت دار امن دیا گیا ہے۔

(البدایہ والنہایہ ج:۱،ص:۱۶۴۲، وہذہ ترجمہ معاویہ رضی اللہ عنہ)

(۲)......ایک جھوٹی بات یہ بیان کی جاتی ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اہل مصر کو کہا کہ امیر معاویہ کے پاس جا کر انہیں ''السلام علیک یا رسول اللہ'' کہنا، جب انھوں نے اس طرح سلام کیا تو حضرت معاویہ نے کہا: اے عمرو! ان لوگوں کے ایمان کا سودا کتنے داموں میں کیا ہے؟

حالانکہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اہل مصر کے ایک وفد کو راستے میں ہی کہہ دیا تھا کہ ''**فلا تسلموا علیه بالخلافة فانه لایحب ذلک**''، تم حضرت معاویہ کی خدمت میں جا کر خلیفہ کہہ کر سلام نہ کہنا، وہ اسے پسند نہیں کرتے......لیکن انھوں نے جا کر خود ہی ''السلام علیک یا رسول اللہ'' کہہ دیا تو حضرت عمرو نے انھیں ڈانتے ہوئے فرمایا: **قبحکم الله انهیتکهم عن ان تسلموا علیه بالخلافته فسلمتم علیه بالنبوة**۔ تمھارا بُرا ہو! میں نے تمھیں خلافت کے لفظ سے سلام کرنے سے روکا، تم نے نبوت کے الفاظ سے سلام کہہ دیا۔ (البدایہ والنہایہ ص:۱۶۴۶)

(۳)......ایک اعتراض درج ذیل حدیث کی بنا پر بھی کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لااشبع الله بطنه**۔ اللہ معاویہ کا پیٹ نہ بھرے۔ معترض کہتے ہیں کہ اس میں ان کی تنقیص ہے، حالانکہ محدثین نے اسے ان کے فضیلت کے طور پر بیان کیا ہے۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

''......امام مسلم نے اس حدیث کے بعد وہ حدیث بیان کی ہے جسے انھوں نے خود اور امام بخاری نے روایت کیا کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کی ہے: ''آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں ایک انسان ہوں، پس جس (مسلمان) بندے کو میں کوئی سخت جملہ کہوں یا اُسے سزا دوں یا اس کے خلاف دعا کروں اور وہ اس طرح نہ ہو تو میری اس چیز کو اس کے لئے کفارہ اور قیامت کے دن اپنی بارگاہ میں مقرب ہونے کا ذریعہ بنا دینا'' پس امام مسلم نے اس پہلی اور دوسری دونوں حدیثوں کو ملا کر حضرت معاویہ کی فضیلت بیان کرنے کے لئے ذکر کیا ہے۔ اور واقعی اس کا یہی مقصد ہے (یہی مطلب ہے جو امام مسلم نے بیان کیا ہے کوئی اور نہیں)۔

(البدایہ والنہایہ ج:۱،ص:۱۶۳۴)

نوٹ: یہ بات صحیح مسلم ج:۲،ص:۳۲۵ مع حاشیہ نووی **کتاب البر والصلہ والادب باب من لعنہ النبی ﷺ اوسبہ او دعا علیہ ولیس ھو اھلا لذلک کان لہٗ زکوٰۃ واجراً ورحمۃ** میں موجود ہے۔

ایک اصول یاد رکھیں!

امام نووی فرماتے ہیں:

خوب جان لو! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذوات میں برائی کا پہلو نکالنا نہایت قبیح حرام یعنی بہت بڑی بے حیائی کا کام ہے...... ہمارا اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص صحابہ کرام کو برا قرار دے اس کو کوڑے مارے جائیں اور بعض

مالکی علماء وفقہاء کا قول ہے کہ ایسے شخص کو قتل کر دیا جائے۔

(نووی بر مسلم ج:۲،ص۳۱۰ باب تحریم سب الصحابۃ رضی اللہ عنہم)

اور مزید فرماتے ہیں:

علماء کا کہنا ہے کہ وہ احادیث جن میں بظاہر کسی صحابی کی شان کے خلاف کوئی بات نظر آتی ہو تو اس کی تاویل کرنا (کوئی اچھا اور ان کی شایان شان پہلو نکالنا) واجب ہے اور اہل علم نے کہا ہے کہ صحیح احادیث میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ جس کی تاویل نہ ہو سکے۔

(نووی بر مسلم ج:۲،ص:۲۷۸ باب فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ)

پھر فرماتے ہیں: اگرچہ صرف نبی اکرم ﷺ وغیرہم انبیاء علیہم السلام کی عصمت کے قائل ہیں لیکن حضرات صحابہ کرام کے ساتھ حسن ظن (اچھا خیال) رکھنے اور ان تمام اوصاف رذیلہ (گھٹیا باتوں) کی نفی کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا اور جب اس حدیث کی تاویل کے سارے راستے بند ہو جائیں گے تو ہم اس کے راویوں کی طرف کذب کی نسبت کر دیں گے۔

(نووی بر مسلم ج:۲،ص:۹۰ کتاب الجہاد والسیر باب حکم الفئ)

یعنی راویوں کی طرف غلطی کی نسبت کرنا اس سے بہتر ہے کہ صحابہ کرام پر طعن وتنقید کی جائے، ان کی فضیلت وعظمت پر تو آیات قرآنی اور احادیث نبوی ناطق ہیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مختصر تعارف

نام ونسب: حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

هو معاوية بن ابى سفيان صخربن حرب بن امية بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصى القرشى الاموى ابو عبدالرحمن خال المومنين و كاتب وحى رسول رب العالمين ، و اُمه هند بنت عتبة بن ربيعة بن عبدشمس (بن عبد مناف)۔

(البدایہ والنہایہ ج:۱،ص:۱۶۳۲،دارابن حزم)

آپ معاویہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبدشمس بن عبد مناف بن قصی، قرشی، اموی ہیں، آپ کی کنیت ابوعبدالرحمان، مومنوں کے ماموں (کیوں کہ حضرت اُم المؤمنین اُم حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان، حضور اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ نبی پاک ﷺ کے برادر نسبتی سالے ہیں) اوراللہ رب العالمین جل جلالہٗ کے رسول ﷺ کی وحی (قرآن مجید لکھنے والے) ان کی والدہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس (بن عبدمناف) ہیں۔

رسول اللہ ﷺ سے نسبی قرابت:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نسب پر ایک نظر ڈالنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ کا سلسلۂ نسب والد اور والدہ دونوں کی طرف سے پانچویں جگہ پر حضرت عبدمناف پر مل جاتا ہے اور حضرت عبدمناف وہ بزرگ ہیں جن کا نام حضور اکرم ﷺ کے نورانی سلسلۂ نسب میں چوتھے نمبر پر آتا ہے۔

مثلاً: آپ ﷺ کا سلسلہ نسب مقدس یوں ہے: حضرت سیدنا محمد رسول اللہ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی۔ (عامہ کتب سیرت)

یہی وجہ ہے کہ علامہ ابن حجر مکی لکھتے ہیں: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ باعتبار نسب کے آپ ﷺ سے بہ نسبت دوسروں کے زیادہ قریب ہیں، کیوں کہ وہ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت عبدمناف میں جا ملتے ہیں۔ (تطہیر الجنان ص:۱۲۳اردو)

دخول اسلام کا زمانہ: امام احمد بن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

معاوية بن ابى سفيان صخربن حرب بن امية الاموى، ابوعبد الرحمن، الخليفة صحابى ، اسلم قبل الفتح و كتب الوحى ...... الخ۔ (تقریب التہذیب ج:۲،ص:۱۹۵،برقم ۶۷۸۲)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ، اموی، ابوعبدالرحمٰن، جو کہ خلیفہ (برحق) ہیں، آپ صحابی ہیں، فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے اور وحی لکھنے کی سعادت حاصل کی۔

یاد رہے! کہ قرآن پاک میں فتح مکہ سے پہلے کے مسلمانوں کو دوسروں سے زیادہ درجے والے قرار دیا ہے۔ (الحدید:۱۰)

آپ کا خاندان:

آپ کو جس خاندان سے ہونے کا شرف حاصل ہوا وہ صحابی خاندان ہے۔ مثلاً: (۱) ان کے والد حضرت ابوسفیان، (۲) والدہ حضرت سیدہ ہند، (۳) بھائی ابو خالد یزید بن ابوسفیان، اور (۴) حضرت عتبہ، بہنیں (۵) حضرت ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رملہ، (۶) حضرت سیدہ ام الحکم اور (۷) حضرت سیدہ عزہ اور پھر آپ خود بھی شرف صحابیت سے مشرف ہیں۔ ملاحظہ

فرمائیں !الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابن عبدالبر (ایک جلدوالی)

(۱)...... ص:۳٦۳ برقم ۱۲۰۴، وص:۸۰۷ برقم ۱۷۵ اکتاب الکنیٰ۔

(۲)...... ص:۹۲۲، برقم ٦۷۸۔

(۳)...... ص:۵۲۷ برقم ۱۷۵۸۔

(۴)...... ص:۴۹۹ برقم ۱۷۷۱۔

(۵)...... ص:۸۸٦ برقم ۵۱۱، وص:۹۲٦ برقم ۷۰۰۔

(٦)...... ص:۹۲۷ برقم ۷۰۵۔

(۷)...... ص:۹۰۵ برقم ۵۹۸۔

اوراسدالغابہ فی معرفۃ الصحابہ درج ذیل مقامات

ج:۴،ص:۴۷۷ برقم ۵۹٦۹، ج:۵،ص:۴۱٦ برقم ۷۳۵۱، ج:۴،ص:۳۴۱ برقم ۵۵۵۹، ج:۳،ص:۱۹۸ برقم ۳۵۴٦، ج:۵،ص:۴۳۴ برقم ۷۴۱۰، ص:۴۳۷ برقم ۷۴۱۸، ص:۳۴٦ برقم ۷۱۱۰۔اوردیگر کتب تراجم بھی اس حقیقت کوروزروشن کی طرح نمایاں کررہی ہیں۔

والحمد لله علیٰ ذالک

آپ کاحسن اسلام: بعض نادان آپ کے اسلام وایمان پربھی حرف گیری کرتے ہیں اورمختلف اٹکل پچواورحیلہ سازیوں سے بلاوجہ قدغن لگاکراپنے قلب ماؤف کوتسکین دینے کاناروا انتظام کرتے ہیں، حالانکہ آپ کسی جبروعذر کی بناپرمسلمان نہیں ہوئے بلکہ نہایت خوش دلی سے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھےاورآپ کےحسن اسلام پرکسی شخص کوبھی شک وشبہ نہیں ہوناچاہئے۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

ثم لما اسلم حسن بعد ذالک اسلامه وكانت له مواقف شريفة وآثار محمودة...... (البدایہ والنہایہ ج:۱،ص:۱٦۳۳ دارابن حزم)

ترجمہ: پھرجب آپ نے اسلام قبول کرلیاتوبعدمیں آپ کااسلام حسین اورخوبصورت ہوکرابھرا،اورآپ کی بڑی بلندشانیں اورپسندیدہ خصلتیں ہیں۔

اورعلامہ سیوطی لکھتے ہیں: **ثم حسن اسلامه** (تاریخ الخلفاء ص:۱۹۴)

ترجمہ: پھرآپ کااسلام حسن وخوبی والاہوا۔

واضح رہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیس سال تک شام کے حاکم (گورنر) اورپھربیس تک امیررہے یعنی کل چالیس سال آپ نے حکومت فرمائی ہے۔آپ نہایت دیانت دار، سخی، سیاستدان، قابل حکمران، حلیم وبردبار، اور بارعب شخصیت کے مالک تھے، علاوہ ازیں آپ فقیہہ، مفتی اورمجتہد بھی تھےاور خطوط کے علاوہ وحی الٰہی لکھنے والے امین کاتب بھی تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نہایت خوش خط، فصیح، بلیغ اورپروقارتھے، آپ نے حضوراکرم ﷺ سے ایک سوتریسٹھ احادیث روایت کی ہیں۔آپ نے رجب ٦۰ھ میں بمقام دمشق، بعمر تقریباً ۷۸ سال وصال فرمایا، **رضي الله عنه وارضاه عنا**۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شانِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

احادیث وآثار کی روشنی میں

(۱)...... سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

قال رسول الله ﷺ: يد خل عليكم من هذا الباب رجل من اهل الجنة فد خل معاوية ثم قال من الغدود خل معاوية ثم قال من الغد مثل ذلک فد خل معاوية، فقال رجل: يارسول الله، هذا هو؟ قال هذا هو ثم قال رسول الله ﷺ انت منى يا معاوية وانا منک انت تزاحمنى على باب الجنة کهاتين . السبابة والوسطٰى. قال وجمعهبا۔

(شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة للالكانى ج:۲،ص:۳۵۲ برقم ۲۷۷۹ سياق ماروى عن النبى ﷺ فى فضائل ابى عبدالرحمن معاوية بن ابى سفيان رضى الله عنهما)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمھارے پاس اس دروازے سے ایک جنتی شخص داخل ہوگا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے، دوسرے دن آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا اور پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے،

پھر تیسرے دن بھی ایسے ہی فرمایا، پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ وہی شخص ہے؟ فرمایا: یہ وہی ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معاویہ! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں، تو میرے ساتھ جنت کے دروازے پر یوں اکٹھا ہوگا جس طرح یہ انگشت شہادت اور درمیان والی انگلی ایک ساتھ ہیں اور اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا۔

یہ روایت تاریخ دمشق ج:۵۹،ص:۹۹ (جدید) لابن عساکر اور السنة للخلال ج:۲،ص:۴۵۴ میں بھی موجود ہے۔ اور اس روایت کو مختصراً ابونعیم نے حلیة الاولیاء ج:۱۰،ص:۳۹۳، علامہ حلبی نے سیرت حلبیہ ج:۲،ص:۲۱۹، علامہ ابن حجر مکی نے الصواعق المحرقہ ص: میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں نقل کیا ہے اور حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد چشتی قادری علیہ الرحمہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ص:۵ پر بیان کیا ہے۔

(۲)......حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: آپ ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا مانگی:

اللهم اجعله هاديا مهديا واهديه۔

(ترمذی کتاب المناقب، باب مناقب معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ج:۲، ص:۲۲۵ وحسنہ، مشکوٰۃ ص:۵۷۹، تاریخ الخلفاء ص:۱۹۴، اسد الغابہ ج:۴،ص:۳۸۶، تاریخ بغداد ج:۱،ص:۲۰۸)

ترجمہ: اے اللہ! اس (معاویہ) کو ہدایت دینے والا، ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعہ ہدایت عطا فرما۔

(۳)......حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دعا فرماتے ہوئے سنا ہے۔ **اللھم علم معاویۃ الکتاب او الحساب وقه العذاب۔**

(مسند احمد ج:۴، ص:۱۲۷، تاریخ الخلفاء ص:۱۹۵، مجمع الزوائد ج:۹، ص:۳۵۶)

ترجمہ: اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرما اور اس کو تکلیف سے بچا۔

(۴)......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی بیان کیا ہے:

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: **اللھم اجعله مهديا واهديه......**

(البدایہ والنہایہ ج:۱، ص:۱۶۳۵ اندہ ترجمۃ معاویۃ......الخ)

ترجمہ: اے اللہ اس (معاویہ) کو ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے (دوسرے لوگوں کو بھی) ہدایت عطا فرما۔

(۵)......حضرت ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یوں بھی ہے:

نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے یہ دعا بھی مانگی۔

اللھم علم معاویۃ الحساب وقه العذاب۔

(التاریخ الکبیر ج:۷، ص:۳۲۶ برقم ۱۴۰۵)

ترجمہ: اے اللہ! معاویہ کو حساب کا علم عطا فرما اور اسے تکلیف سے بچا۔

(۶)......سیدنا مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سنا:

رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں: **اللھم علم معاویۃ الکتاب ومکن له فی البلاد وقه العذاب۔**

(الشریعۃ باب ذکر دعاء النبی المعاویۃ، ج:۵، ص: ۲۴۳۸، برقم ۱۹۱۸)

ترجمہ: اے اللہ! معاویہ کو کتاب کا علم اور شہروں کی حکومت عطا فرما اور اسے تکلیف سے محفوظ فرما!۔

(۷)......مقام تبوک پر ہرقل بادشاہ کا قاصد ایک خط لے کر حضور سرور کائنات ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا، اس کا بیان ہے:

فانطلقت بكتابه حتى جنت تبوك فاذا هو جالس بين ظهراني اصحابه محتبيا على الماء فقلت: اين صاحبكم؟ قيل: هاهو ذا افاقبلت امشى حتى جلست بين يديه فناولته كتابى فوضعه فى حجره ثم قال ممن انت؟ فقلت: انا احد تنوخ ...... ثم انه ناول الصحيفة رجلا عن يساره فسالت من صاحب كتابكم الذى يقرألكم؟ قالوا: معاوية۔

ترجمہ: میں ہرقل کا خط لے کر تبوک کے مقام پر بارگاہ اقدس میں پہنچا، تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پانی کے قریب اپنے صحابہ کے درمیان اس طرح تشریف فرما ہیں کہ آپ نے اپنی ٹانگوں کے گرد ہاتھوں سے حلقہ بنایا ہوا ہے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا: تمھارے صاحب (ﷺ) کہاں ہیں؟ انھوں نے کہا: وہ ہیں! میں چلتا ہوا بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کے حضور بیٹھ گیا، اور (ہرقل) کا خط پیش کیا۔ آپ نے اسے اپنی گود میں رکھ لیا اور مجھ سے فرمایا: تو کون ہے؟ میں نے عرض کی: (قبیلہ) تنوخ کا ایک فرد۔ (بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے کچھ گفتگو فرمائی) پھر آپ نے وہ خط اپنی بائیں جانب بیٹھے ایک آدمی کو دیا تو میں نے (وہاں موجود لوگوں) سے پوچھا: خط پڑھنے والے یہ صاحب

کون ہیں؟ وہ کہنے لگے: یہ معاویہ ہیں۔

(مسند احمد، مسند المکیین، حدیث التنوخی عن النبی ﷺ ج:۲۴،ص:۴۱۸، ۴۱۷برقم ۱۵۶۵۵)

(۸)......سیدنا عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لا تذکرو امعاوية الابخير فانی سمعت رسول الله ﷺ يقول: اللهم اهديه۔

(ترمذی کتاب المناقب، باب مناقب معاویة بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ج:۲، ص:۲۲۵)

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خیر سے ہی یاد کیا کرو، میں نے اللہ کے پیارے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ! معاویہ کے ذریعے لوگوں کو ہدایت عطا فرما!۔

(۹)......سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا سورۂ ممتحنہ کی ساتویں آیت کی تفسیر میں بیان ہے:

جب سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں آئیں

فکانت ام حبيبة ام المؤمنين و معاوية خال المؤمنين۔

(الشريعة باب ذكر مصاحرة النبی المعاوية ......الخ، ج:۵، ص:۲۴۴۸ برقم ۱۹۳۰)

ترجمہ: تو آپ اُمّ المؤمنین (مومنوں کی ماں) بن گئیں اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ (ان کے بھائی ہونے کی بنا پر) خال المؤمنین (ایمان والوں کے ماموں ہوگئے)

(۱۰)......سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مشرف با اسلام ہونے کے بعد آپ کے والد گرامی رضی اللہ عنہ نے حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں عرض کی:

یا نبی اللہ......ومعاویۃ تجعلہ کاتبا بین یدیک۔

(صحیح مسلم باب من فضائل ابی سفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ، ج:۲،ص:۳۰۴، صحیح ابن حبان، ذکر ابی سفیان......الخ ج:۱۶،ص:۱۸۹ برقم ۷۲۰۹)

ترجمہ: یا نبی اللہ...... معاویہ کو اپنا کاتب بنا لیجئے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

(۱۱)......سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

ان معاوية كان يكتب بين يدی النبی ﷺ۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، مسند عبداللہ بن عمرو......الخ ج:۱۳،ص:۵۵۴ برقم ۱۴۴۴۶، حافظ نورالدین ہیثمی نے اس حدیث کی سند کو حسن کہا ہے، مجمع الزوائد ج:۹،ص: ۳۵۷)

ترجمہ: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں کتابت کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔

(۱۲)...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خود بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ جب میں لکھ رہا تھا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یا معاویۃ!

الق الدواة وحرف القلم، وانصب الباء، وفرق السين، ولا تعور الميم، وحسن الله و مدالرحمن جودالرحيم۔

(الفردوس بماثور الخطاب، باب الیاء ج:۵،ص:۳۹۴ برقم ۸۵۳۳، المدخل

لابن الحاج فصل فی نیۃ الناسخ وکیفیتہا ج:۴،ص:۸۴، الفتاویٰ الرضویہ ج:۲۹، ص:۴۵۹)

ترجمہ: اے معاویہ! دوات کی سیاہی درست رکھو، قلم کو ٹیڑھا کرو، (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی) 'ب' کھڑی لکھو، 'س' کے دندانے جدا رکھو، 'م' کے دائرے کو اندھا نہ کرو (کھلا رکھو)، لفظ 'اللہ' خوب صورت لکھو، لفظ 'رحمٰن' کو دراز کرو اور لفظ 'رحیم' عمدگی سے لکھو!۔

(۱۳) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وکان یکتب الوحی۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی ج:۶،ص:۲۴۳ باب ماجآء فی دعائہ ﷺ علی من اکل شمالہ...... الخ، تاریخ اسلام ج:۴،ص:۳۰۹ حروف المیم، معاویہ بن ابی سفیان)

ترجمہ: اور آپ رضی اللہ عنہ وحی لکھا کرتے تھے۔

(۱۴)...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

مازلت اطمع فی الخلافۃ منذ قال لی رسول اللہ ﷺ یا معاویۃ ان ملکت فاحسن۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج:۷،ص:۲۸۰ کتاب الامراء، طبرانی کبیر ج،ص، البدایہ والنہایہ ج:۱،ص:۱۶۳۶، دار ابن حزم، تاریخ الخلفاء ۱۹۵)

ترجمہ: میں ہمیشہ خلافت کی خواہش میں رہا جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے معاویہ! جب تو حاکم بنے تو اچھا برتاؤ کرنا۔

(۱۵)...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اول جیش من امتی یغزون البحر فقد اوجبوا۔

(صحیح البخاری ج:۱،ص:۴۱۰)

ترجمہ: میری امیت کا پہلا لشکر جو سمندر پار کر کے جہاد کرے گا اس نے اپنے اوپر جنت واجب کر لی۔

فائدہ: حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: **فی ہذا الحدیث منقبۃ لمعاویۃ**۔ اس حدیث میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت ہے۔

(فتح الباری ج،ص، حاشیہ بخاری ج:۱،ص:۴۱۰)

(۱۶)...... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لاتقوم الساعۃ حتی تقتل فئتان عظیمتان تکون بینہما مقتلۃ عظیمۃ ودعواہما واحدۃ۔

(مسلم ج:۲،ص:۳۹۰، مشکوٰۃ ۵۶۴)

ترجمہ: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو عظیم گروہوں کے درمیان زبردست جنگ نہ ہو اُن دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔ (دونوں مسلمان ہوں گے)

اس حدیث کی تشریح میں امام نووی فرماتے ہیں: اہل علم نے بیان کیا ہے ان دو عظیم جماعتوں سے مراد حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعتیں ہیں۔ (نووی بر مسلم ج:۱،ص۳۹۰)

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں: ان دو گروہوں سے مراد حضرت علی اور حضرت معاویہ کے ساتھی ہیں۔

(اشعۃ اللمعات ج:۴،ص:۲۹۶ باب الملاحم، الفصل الاوّل)

(۱۷)...... حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے:

ایک نیک شخص نے بیان کیا ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، آپ کے پاس حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم تھے، راشد الکندی نامی ایک شخص آیا اس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ شخص ہمارے عیب بیان کرتا ہے۔ کندی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں ان سب کے عیب بیان نہیں کرتا بلکہ صرف اس ایک معاویہ کے عیب بیان کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا بُرا ہو کیا یہ میرا صحابی نہیں ہے۔ آپ نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی، پھر آپ نے ایک نیزہ پکڑا اور حضرت معاویہ کو دیا اور فرمایا یہ اس کے سینے میں مارو، آپ نے اُسے نیزہ مارا۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی، صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ راشد کندی کو رات کے وقت سچ مُچ کسی نے مار دیا ہے۔

(البدایہ والنہایہ ج:۸،ص:۱۴۷، دوسرا نسخہ دار لا بن حزم ج:۱،ص:۱۶۴۶)

(۱۸)......حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **ابنی هذا سید لعل الله ان یصلح به بین فئتین من المسلمین۔**

(بخاری ج:۱،ص:۵۳۰ کتاب المناقب، مناقب الحسن والحسین)

ترجمہ: یہ میرا بیٹا حسن سردار ہے اور ایک وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا۔

(۱۹)......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لتفتحن القسطنطینیة ولنعم الامیر امیر ها ولنعم الجیش ذلک الجیش.

(المستدرک علی الصحیحین ج:۵،ص:۳۳۸ برقم ۸۴۷۱)

ترجمہ: قسطنطنیہ ضرور برضرور فتح ہوگا اور اس کا امیر کیا ہی اچھا امیر ہے اور وہ لشکر کیا ہی اچھا لشکر ہے۔

امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور حافظ ذہبی نے اس کی تائید کی ہے۔ اس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت ہے کیوں کہ ایک لشکر کی امارت کا شرف آپ کو بھی حاصل ہے۔

(۲۰)......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عن معاویة قال قصرت عن رسول الله ﷺ بمشقص.

(بخاری ج:۱،ص:۲۳۳ کتاب المناسک باب الحلق والتقصیر عندالاحلال)

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے نبی کریم ﷺ کے قینچی سے بال مبارک کاٹنے کا شرف حاصل کیا ہے۔

(۲۱)......نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یا معاویة ان ولیت امر فاتق الله واعدل۔

(مسند احمد ج:۴،ص:۱۲۶، مسند ابویعلی ج:۵،ص:۴۲۹، البدایہ والنہایہ ج:۸، ص:۱۳۰، دوسرا نسخہ دارا بن حزم ج:۱،ص:۱۶۳۶ وحذہ ترجمة معاویة رضی اللہ عنہ ......الخ، مجمع الزوائد ج:۹،ص:۳۵۵، دلائل النبوة للبیہقی ج:۶،ص:۴۴۶)

ترجمہ: اے معاویہ! جب تجھے حکومت ملے تو تقویٰ اختیار کرنا اور عدل سے کام لینا۔

(۲۲)......حضور ﷺ نے فرمایا:

ان الله ورسولهٔ یحبانه۔ (تطہیر الجنان ص:۱۴)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کا رسول معاویہ سے محبت کرتا ہے۔

(۲۳)......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انی أُحب معاویة و أُحب من یحب معاویة ، و جبریل ومیکائیل یحبان معاویة واللہ اشد حبالمعاویة من جبریل ومیکائیل۔ (تاریخ دمشق ج:۲۵،ص:۹)

ترجمہ: میں معاویہ سے محبت رکھتا ہوں اور جو معاویہ سے محبت رکھے گا اُس سے بھی محبت کرتا ہوں، اور جبریل اور میکائیل دونوں معاویہ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جبرائیل اور میکائیل سے زیادہ معاویہ سے محبت فرماتا ہے۔

(۲۴)،(۲۵)......حضرت علی اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہم سے روایت ہے:

ان رسول اللہ ﷺ استشار جبریل فی استکتابه معاویة فقال استکتبه فانه امین۔

(البدایہ والنہایہ ج:۸،ص:۱۲۷، دوسرا نسخہ دار ابن حزم ج:۱،ص:۱۳۳۴ وھذہ ترجمة معاویة رضی اللہ عنہ......الخ، تاریخ دمشق ابن عساکر ج:۲۵، ۱۱)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیل امین سے مشورہ کیا کہ کیا معاویہ کو کاتب بنایا جائے؟ تو انھوں نے عرض کیا انھیں کاتب بنائیں کیوں کہ وہ امین ہیں۔

(۲۶)......نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

اذھب فادع لی معاویة۔

ترجمہ: جاؤ اور معاویہ کو میرے پاس بلا لاؤ۔

(صحیح مسلم ج:۲،ص:۳۲۵، الاصابہ فی تمیز الصحابہ ج:۳،ص:۱۸۵۷، البدایہ والنہایہ ج:۱،ص:۱۶۳۴)

(۲۷)......حضرت وحشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھے آپ نے پوچھا اے معاویہ! تیرے جسم کا کون سا حصہ میرے قریب ہے، عرض کیا میرا شکم، آپ نے فرمایا: **اللھم املاہ علماو حلما۔**

(الخصائص الکبریٰ ج:۲،ص:۲۹۳)

ترجمہ: اے اللہ! اسے علم اور حلم سے بھر دے۔

(۲۸)......مزید ارشاد فرمایا:

معاویة بن ابی سفیان احلم اُمتی و اجودھا۔

(اخرجہ الدیلمی فی سند الفردوس، تاریخ الخلفاء ص:۴۷ باب ابوبکر الصدیق، تطہیر الجنان ص:۱۲)

ترجمہ: معاویہ میری اُمت کا سب سے حلیم اور سخی آدمی ہے۔

(۲۹)......ایک روایت میں ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وادخله الجنة۔

(البدایہ والنہایہ ج:۸،ص:۱۲۸، دوسرا نسخہ دار ابن حزم ج:۱،ص:۱۳۳۴ وھذہ ترجمة معاویة رضی اللہ عنہ......الخ)

ترجمہ: اے اللہ معاویہ کو جنت میں داخل فرما۔

(۳۰)......ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے نبی کریم ﷺ سے کہا مجھ سے کشتی لڑیں، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پاس موجود تھے، انھوں نے فرمایا: میں تم سے کشتی لڑتا ہوں، نبی کریم ﷺ نے دعا دی کہ معاویہ کبھی مغلوب نہیں ہوگا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُس سے کشتی لڑی اور اسے پچھاڑ دیا۔ حضرت علی فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھے یہ حدیث یاد ہوتی تو میں کبھی معاویہ سے جنگ نہ لڑتا۔ (الخصائص الکبریٰ ج:۲،ص:۱۹۹، ازالۃ الخفاج:۲،ص:۲۷۸)

(۳۱)......نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

دعوالی اصحابی واصهاری، فمن سبّهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين۔

(البدایہ والنہایہ ج:۸،ص:۱۴۷، دوسرا نسخہ دار ابن حزم ج:۱،ص:۱۶۴۶، وھذہ ترجمۃ المعاویہ......الخ، شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ ج:۲،ص:۳۵۳ برقم ۲۷۸۵)

ترجمہ: میری خاطر میرے صحابہ کو اور میرے سسرال والوں کو کچھ نہ کہا کرو، جس نے ان کو گالی دی اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

(۳۲)...... نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک قمیص پہنائی تھی اور ان کے پاس نبی کریم ﷺ کی وہ قمیص، چادر، ناخن اور بال مبارک موجود تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وفات سے پہلے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے حضور ﷺ والی قمیص کا کفن پہنا کر آپ والی چادر میں لپیٹ کر، ناخن اور بال مبارک میری آنکھوں اور منہ پر رکھ دیئے جائیں اور مجھے اللہ کے حوالے کر دیا جائے۔

(الاستیعاب ص:۶۷۸، الاکمال علیٰ ہامش المشکوٰۃ ص:۶۱۷، اسد الغابہ ج:۴، ص:۳۸۷، نبراس ص:۳۰۷، البدایہ والنہایہ ج:۸،ص:۱۴۸، دوسرا نسخہ دار ابن حزم ج:۱،ص:۱۶۴۷، تاریخ الخلفاء ص:۱۹۸،۱۹۹)

(۳۳)......سیدنا عویم بن ساعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **ان الله تبارک وتعالیٰ اختارلی اصحابا فجعل لی منهم وزراء وانصاراً واصهاراً فمن سبهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لايقبل منه يوم القيامة صرف ولا عدل۔**

(المستدرک علی الصحیحین ج:۳،ص:۷۳۲ برقم ۶۶۵۶، الاحاد والمثانی ج:۴، ص:۴ برقم ۱۹۴۶)

امام حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے اور حافظ ذہبی نے ان کی موافقت فرمائی ہے۔

ترجمہ: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے (اپنی ساری مخلوق سے) مجھے برگزیدہ کیا اور میرے لئے صحابہ منتخب کئے، انھیں میں سے میرے وزیر، مددگار اور سسرال والے بنائے، پس جو ان (میں سے کسی) کی بدگوئی کرے گا اس پر اللہ کی، اُس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی اور اس کا کوئی فرض ونفل قبول نہیں کیا جائے گا۔

(۳۴)......سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الله اختارنی واختار اصحابی فجعلهم اصهاری

وجعلهم انصاری وانه سیجیء فی آخر الزمان قوم ینتقصونهم الافلاتناکحوهم الا فلا تنکحوا الیهم الافلا تصلوا معهم الا فلا تصلوا علیهم علیهم حلت اللعنة

(الکفایہ فی علم الروایہ ص:۴۸ باب ماجآء فی تعدیل اللہ ورسول للصحابۃ)

ترجمہ: اللہ عزوجل نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے میرے صحابہ کا انتخاب کیا، انہی میں سے میرے سسرال والے اور مددگار ہیں، آخری زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو اُن کی تنقیص کریں گے (اے میرے امتیو!) خبردار! ان سے رشتہ لینا نہ انھیں رشتہ دینا، اُن کے ساتھ نماز پڑھنا نہ اُن کی نماز (جنازہ) پڑھنا کیوں کہ وہ لعنتی ہیں۔

(۳۵)......مشہور تابعی حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نجده مكتوبا محمد رسول الله ﷺ ...... مولدهٗ بمكة ومهاجره بطيبة وملكه بالشام۔

(سنن الدارمی ج:۱ص:۱۶ باب صفۃ النبی ﷺ الکتب قبل مبعثہ)

ترجمہ: ہم نے آپ ﷺ (کی تعریف تورات شریف میں یوں) لکھی ہوئی پائی: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ...... وہ مکہ میں پیدا ہوں گے، (مدینہ) طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے اور ملک شام میں ان کی بادشاہت ہوگی۔

فائدہ: یہ مضمون سنن دارمی کی بعد والی دو روایات میں بھی موجود ہے اور صاحب مشکوٰۃ نے باب فضائل سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ ص:۵۱۴، الفصل الثانی میں بھی اسے نقل کیا ہے۔

[۱]......ملک شام میں حضور اکرم ﷺ کی بادشاہت کس طرح ہوگی اس

کی وضاحت کرتے ہوئے، حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

یعنی ان کے بعد ان کی خلافت مدینہ یا عراق میں رہے گی۔ مگر ان کی سلطنت شام میں ہوگی۔ چنانچہ اسلام کے پہلے سلطان حضرت امیر معاویہ کا دارالخلافہ دمشق بنا، یعنی ملک شام کا ایک شہر۔ (مرأۃ المناجیح ج:۸،ص:۴۲)

[۲]......صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اوّل ملوک اسلام اور سلطنت محمدیہ کے پہلے بادشاہ ہیں، اسی کی طرف تورات مقدس میں اشارہ ہے کہ **مولدهٗ بمكة ومهاجره بطيبة وملكه بالشام** ۔ وہ نبی آخر الزمان (ﷺ) مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔ تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی! محمد رسول اللہ ﷺ کی سلطنت ہے۔ (بہار شریعت، امامت کا بیان ج:۱ص:۲۵۸)

[۳]......اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے بھی یہ بات لکھی ہے۔ (الفتاویٰ الرضویہ ج:۲۹،ص:۳۵۷)

(۳۶)......حدیث نبوی ہے:

ان الله ائتمن علی وحیه جبریل وانا معاویة۔

ترجمہ: بے شک اللہ نے اپنی وحی پر جبریل کو امین بنایا اور میں نے معاویہ کو امین بنایا ہے۔ (تاریخ دمشق ج:۲۵،ص:۶)

(۳۷)......حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے یوں دعا مانگی:

اللهم اهده بالهدیٰ وجنبه الردی واغفرله فی الآخرة

والالیٰ۔

(البدایہ والنہایہ ج:۸،ص:۱۲۰، دوسرانسخہ ج:۱،ص:۱۶۳۴، دارابن حزم)

ترجمہ: اے اللہ! اس (معاویہ) کی بھر پور رہنمائی فرما اور اسے گھٹیا چیز سے بچا اور اس کی دنیا و آخرت میں مغفرت فرما۔

(۳۸)......مزید یوں بھی دعا مانگی:

اللھم حرم بدن معاویة علی النار۔ (ابن عساکر ج:۲۵،ص:۱۱)

ترجمہ: اے اللہ! معاویہ کے جسم کو آگ پر حرام فرمادے۔

(۳۹)......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عزیمة من ربی وعهد عهده الی ان لا اتزوج الیٰ اهل بیت ولا ازوج بنتا من بناتی لاحدالا کانو ا رفقائی فی الجنة۔

(تطہیر الجنان ص:۱۴)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پختہ وعدہ فرما رکھا ہے کہ جس مسلمان گھرانے میں میں اپنا نکاح کروں یا جس مسلمان گھرانے میں میں اپنی کسی بیٹی کا نکاح کروں تو ان دونوں گھرانوں کے تمام مسلمان افراد جنت میں میرے ساتھ ہوں گے۔

(۴۰)......ایک مرتبہ آپ ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا:

معاویہ قیامت کو اس حال میں آئیں گے کہ ان پر نور ایمان کی چادر ہوگی اور نور کا لباس پہنے ہوں گے اس کا ظاہر اللہ کی رحمت اور باطن اللہ کی رضا ہوگی اور وہ اس کی وجہ سے فخر کریں گے اور یہ مرتبہ آپ کو اللہ کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں وحی کی کتابت کی برکت سے عطا ہوگا۔ (ابن عساکر ج:۲۵،ص:۱۱)

(۴۱)......ایک مرتبہ یوں ارشاد فرمایا:

اے معاویہ! جو تیری عظمت کا منکر ہوگا وہ قیامت کو اس حال میں اٹھے گا کہ اس کے گلے میں آگ کا طوق ہوگا۔ (تاریخ دمشق ج:۲۵،ص:۱۰)

(۴۲)......ایک دفعہ آپ ﷺ نے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کی کچھ فضیلتیں بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا:

میرا راز دار معاویہ ہے جس نے ان سے محبت رکھی وہ نجات پا گیا اور جس نے ان سے بغض رکھا وہ ہلاک ہوگیا۔ (تطہیر الجنان ص:۱۳)

(۴۳)......ایک دفعہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک معاملہ میں مشورہ طلب کیا لیکن انھوں نے خاطر خواہ جواب نہ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

معاویہ کو بلاؤ اور یہ مسئلہ اس کے سامنے رکھو وہ قوی ہیں اور امین ہیں انشاء اللہ صحیح مشورہ دیں گے۔ (مجمع الزوائد ج:۹،ص:۳۵۶)

(۴۴)...... جناب رسول اللہ ﷺ نے محض اپنے کرم سے جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بیعت رضوان کے ثواب سے بھی مشرف فرما دیا تھا۔ لہٰذا آپ کو بیعت رضوان والے صحابہ رضی اللہ عنہم کے جذبہ ایمانی کا ثواب بھی حاصل ہوگیا۔ (ابن عساکر ج:۲۵،ص:۱۵)

(۴۵)......سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں:

کان بین معاویة وبین الروم عهد و کان یسیر نحو بلادهم حتی اذا انقضی العهدا غار علیهم فجاء رجل علی فرس اوبر ذون وهو یقول الله اکبر الله اکبر وفاء لاغدر فنظرو افاذا هو عمرو بن عبسة، فساله معاویة عن ذلک فقال سمعت رسول

اللـه ﷺ يقول من كان بينه وبين قوم عهد فلا يحلن عهداً ولايشدنه حتى يمضى امده اوينبذاليهم على سواء قال فرجع معاوية بالناس. راواه الترمذى وابو دائود

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۳۴۷ باب الامان،الفصل الثانی ﷺ واللفظ لہ جامع ترمذی ج:۱،ص:۱۹۱، ابواب السیر ، باب ماجآ فی الغدر، سنن ابوداؤد ج:۲،ص۲۳،۲۴ کتاب الجہاد، باب فی الامام یکون بینہ وبین العدوعہدفیسیرنحوہٗ)

ترجمہ: حضرت معاویہ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا اور وہ ان کے شہروں کی طرف جاتے تھے تاکہ مدت پوری ہوجائے تو میں ان پرحملہ کروں تو ایک آدمی گھوڑے پرسوار ہوکر آیا اوراس نے کہا اللہ اکبر، اللہ اکبروعدہ پورا کرنا چاہئے نہ کہ اُسے توڑنا چاہئے، انھوں نے دیکھا تو وہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے اس بارے میں پوچھا: پس انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے کہ جس کسی کا کسی قوم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہو وہ اسے ہرگز نہ توڑے اور نہ ہی اس میں کوئی تبدیل لائے حتیٰ کہ اس کی مدت ختم ہوجائے تو وہ انھیں اطلاع کردے (تاکہ وہ بھی مقابلہ کے لئے تیاری میں) برابر ہوجائیں۔ راوی کا بیان ہے اس بات کو سن کرحضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے۔

اس روایت سے واضح ہے کہ حضرت امیر معاویہ ﷺ کے دل میں رسول اکرم ﷺ کی حدیث پاک کا حددرجہ احترام تھا اوروہ اس سے بال برابر بھی آگے بڑھنا گوارانہیں کرتے تھے۔

☆☆☆

اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم

(۱)......ایک موقعہ پر نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا تھا کہ معاویہ کبھی مغلوب نہیں ہوگا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب یہ روایت پہنچی تو پھر آپ یہ فرمایا کرتے تھے اگر مجھے یہ حدیث یاد ہوتی تو میں کبھی معاویہ سے جنگ نہ لڑتا۔ (الخصائص الکبریٰ ج:۲،ص:۱۹۹)

(۲)......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین کے بعد فرمایا تھا:

قتلای وقتلا معاوية فی الجنة۔

(طبرانی کبیر ج:۸،ص:۲۷۶، مجمع الزوائد ج:۹،ص ۵۹۶ حدیث نمبر ۱۵۹۲۷، مقدمہ ابن خلدون ص:۳۸۵، مصنف ابن ابی شیبہ ج:۸،ص:۲۹۷ کتاب الجمل باب ماذکر فی صفین)

ترجمہ: یعنی میری طرف سے قتل ہونے والے اور معاویہ کی طرف سے قتل ہونے والے سب جنتی ہیں۔

(۳)......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! معاویہ کی حکومت کو بُرا نہ سمجھو! خدا کی قسم جب وہ تم میں نہیں ہوگے تو تم دیکھو گے کہ سر کٹ کٹ کر اندرائن کی طرح زمین پر گر رہے ہیں۔

(ابن عساکر ج:۲۴،ص:۴۰۱، البدایہ والنہایہ ج:۱،ص:۱۳۱)

(۴)......حضرت نعیم بن ابی ہندا پنے چچا سے روایت کرتے ہیں:

میں جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھی تھا، جب نماز کا وقت آیا تو ہم نے بھی اذان دی اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر نے بھی اذان دی، ہم نے اقامت پڑھی انھوں نے بھی اقامت پڑھی، ہم نے بھی نماز پڑھی انھوں نے بھی نماز پڑھی، میں نے دونوں طرف سے قتل ہونے والوں کے بارے میں سوچا، جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو میں نے عرض کیا کہ ہماری طرف سے قتل ہونے والوں اور ان کے طرف سے قتل ہونے والوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا:

من قتل منا ومنهم يريد وجه الله والدار الاخرة، دخل الجنة۔

(سنن سعید بن منصور ج:۲،ص:۳۴۴)

ترجمہ: یعنی خواہ کوئی ہماری طرف سے مارا گیا یا ان کی طرف سے مارا گیا ہوا گر اس کی نیت اللہ کی رضا اور جنت کی طلب تھی تو وہ جنت میں گیا۔

(۵)......حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے کسی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی برائی بیان کی، آپ نے فرمایا ہمارے سامنے اس قریشی جوان کا گلہ نہ کرو جو غصے میں بھی ہنستا ہے، رضا مندی کے ساتھ جو چاہو اس سے لے لو مگر اس سے چھیننا چاہو تو کبھی نہ چھین سکو گے۔ (الاستیعاب ص:۶۷۷)

(۶)......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تم میرے بعد آپس میں فرقہ بندی سے بچو اگر تم نے ایسا کیا تو جان لو معاویہ شام میں موجود ہے۔ (الاصابہ ج:۳،ص:۴۱۴)

(۷)......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے:

مارايت احداً بعد رسول الله ﷺ اسود من معاوية۔

(الا حارو والمثانی ج:۱،ص:۳۷۹ برقم ۵۱۶، المعجم الکبیر ج:۱۲،ص:۳۸۷ برقم ۱۳۴۳۲، شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ ج:۸،ص:۱۵۳۰، ۱۵۲۹ برقم ۲۷۸۱)

ترجمہ: میں نے رسول کریم ﷺ کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جیسا سردار کوئی نہیں دیکھا۔

(۸)......سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا:

كان معاوية احلم الناس۔ (السنۃ لابن ابی عاصم ج:۲،ص:۴۴۳)

ترجمہ: حضرت معاویہ لوگوں میں سب سے زیادہ حلیم و بردبار تھے۔

(۹)......حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

دعه فانه قد صحب رسول الله ﷺ۔

(صحیح بخاری ج:۱،ص:۵۳۱ کتاب المناقب باب ذکر معاویۃ رضی اللہ عنہ، السنن الکبریٰ ج:۳،ص:۴۰، باب الوتر برکعۃ واحدۃ......)

ترجمہ: حضرت معاویہ کو کچھ نہ کہو وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔

(۱۰)......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے معاویہ سے بڑھ کر سلطنت کے لائق کسی کو نہیں دیکھا۔

(الاستیعاب مع الاصابہ ج:۳،ص:۳۸۳، البدایہ والنہایہ ج:۸،ص:۱۳۹)

(۱۱)......آپ مزید یہ فرماتے ہیں:

انه فقيه۔

(صحیح بخاری ج:۱،ص ۵۳۱،السنن الکبریٰ ج:۳،ص:۴۰)

ترجمہ: بے شک امیر معاویہ فقیہ ہیں۔

(۱۲)......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک کاٹے۔(بخاری ج:۱،ص ۲۳۳) جب آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی تو لوگوں نے پوچھا کہ یہ حدیث حضرت معاویہ سے ہم تک پہنچی ہے آپ نے فرمایا: معاویہ رسول اللہ ﷺ پر بہتان باندھنے والے نہیں ہیں۔

(مسند احمد ج:۴،ص:۱۱۸، ۱۲۱، ۱۲۶، طبرانی کبیر ج:۸،ص ۲۷۷)

(۱۳)......حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت سونپی، آپ کی بیعت کی اور تاحیات اس بیعت پر قائم رہے اور دوسروں کو بھی آپ کی بیعت کا حکم دیا۔

(المستدرک ج:۳،ص ۱۷۳،الاستیعاب علی ہامش الاصابہ ج:۳،ص ۳۶۸)

(۱۴)......حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور تاحیات اس پر قائم رہے۔

(المستدرک ج:۳،ص:۱۷۳،الاستیعاب علی ہامش الاصابہ ج:۳،ص:۳۶۸)

جس سے واضح ہے کہ ان دونوں شہزادوں کے نزدیک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین اور ان کی خلافت برحق ہے۔

(۱۵)......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ایک نمائندہ تحائف لے کر آیا، اس نے کہا یہ امیر

المؤمنین نے بھیجے ہیں تو آپ نے اسے قبول فرمایا جب وہ چلا گیا تو (راوی کا بیان ہے کہ) ہم نے کہا: اے ام المؤمنین کیا ہم مؤمن نہیں اور وہ ہمارے امیر نہیں، فرمایا: انشآء اللہ تم مؤمن ہو اور وہ تمہارے امیر ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج:۷،ص:۲۵۵ کتاب الامرأ)

(۱۶)......حضرت سعد بن ابی وقاص مالک رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

مارایت احدا بعد عثمان اقضی بحق من صاحب هذا الباب. یعنی معاویة۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج:۵۹،ص:۱۶۱،تاریخ اسلام للذہبی حرف المیم ج:۴، ص: ۳۱۳، البدایہ والنہایہ ج:۸،ص۱۴۲ ترجمۃ معاویۃ وذکر شیء من ایامہ ......الخ)

ترجمہ: میں نے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد کوئی شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہتر حق کے ساتھ فیصلہ کرنے والا نہیں دیکھا۔

(۱۷)......سیدنا عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لاتذکرو امعاویة الا بخیر فانی سمعت رسول الله ﷺ یقول: اللهم اهدبه۔ (سنن ترمذی ج:۲،ص:۲۲۴)

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خیر سے ہی یاد کیا کرو، میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے: اے اللہ! معاویہ کے ذریعے لوگوں کو ہدایت عطا فرما!۔

(۱۸)......حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مارایت احدا اشبه بصلوٰة رسول الله من امامکم هذا یعنی

معاویۃ۔ (مجمع الزوائد ج:۹،ص:۳۵۷)

ترجمہ: میں نے تمھارے اس امام یعنی حضرت امیر معاویہ سے بڑھ کر کسی کو رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مشابہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۱۹)......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بے شک معاویہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں کتابت فرمایا کرتے تھے۔

(طبرانی کبیر ج:۱۳،ص:۵۵۴، مجمع الزوائد ج:۹،ص:۳۵۷)

(۲۰)......حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں:

بیٹا! حضرت معاویہ نے جو کیا درست کیا ان سے زیادہ علم والا ہم میں کوئی نہیں۔

(مسند الشافعی ص:۸۶، مصنف عبدالرزاق ج:۳،ص:۲۰، کتاب الام ج:۱، ص:۳۳۰، سنن کبریٰ بیہقی ج:۳،ص:۳۹)

(۲۱)......حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں:

جب سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں آئیں تو وہ اُم المؤمنین (مومنوں کی ماں) بن گئی اور حضرت معاویہ خال المؤمنین (مومنوں کے ماموں) بن گئے۔ (الشریعہ ج:۴،ص:۲۴۴۸)

(۲۲)......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھیوں کے متعلق فرمایا: **اخواننا بغوا علینا۔**

(سنن کبریٰ بیہقی ج:۸،ص:۱۷۲، اشعۃ اللمعات ج:۴،ص:۲۹۶)

ترجمہ: یہ ہمارے بھائی ہیں، جنھوں نے ہمارے ساتھ اختلاف کیا ہے۔

یہ مضمون مصنف ابن ابی شیبہ ج:۸،ص:۷۰۷ کتاب الجمل وصفین وخوارج، تفسیر قرطبی جزء ۱۶ صفحہ ۳۲۴، اور تفسیر درمنثور جزء ۱ صفحہ ۳۳۲۲ پر بھی موجود ہے۔

(۲۳)......محدث اسحاق بن راہویہ اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا کہ ایک آدمی جنگ جمل اور جنگ صفین میں شامل لوگوں کے خلاف سخت الفاظ بول رہا تھا تو آپ نے فرمایا: **لاتقولوا الا خیرا انماھم قوم زعموا ان بغینا علیھم وزعمنا انھم بغوا علینا فقاتلنا ھم۔** (منہاج السنہ ج:۳،ص:۶۱، از ابن تیمیہ)

ترجمہ: ان کے متعلق بھلائی کے کلمات کے علاوہ کچھ نہ کہو، وہ ایسے لوگ ہیں کہ انھوں نے سمجھا کہ ہم اُن سے بغاوت کررہے ہیں اور ہم سمجھتے تھے کہ وہ ہم سے بغاوت کررہے ہیں، پس ہماری آپس میں لڑائی ہوگئی۔

☆☆☆

اقوال تابعین رحمۃ اللہ علیہم

(۱)......حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے حسن بصری رضی اللہ عنہ تابعی سے کہا:

یاابا سعید ان ھھنا ناسا یشھدون علی معاویة انه من اھل النار۔

ترجمہ: اے ابوسعید! یہاں کچھ لوگ ہیں جو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو جہنمی کہتے ہیں۔ تو حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

لعنھم اللہ وما یدریھم من فی النار۔

(الاستیعاب ص:۶۷۹ برقم ۱۴۴۸)

ترجمہ: ان پر اللہ کی لعنت ہو انھیں کیا خبر کہ جہنم میں کون ہے۔

(۲)......حضرت سعید بن مسیّب قرشی مخزومی رضی اللہ عنہ سے جب امام زہری نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

اسمع یازھری من مات محبا لابی بکر وعمر و عثمان و علی وشھد للعشرة بالجنة وترحم علی معاویة، کان حقیقا علی اللہ ان لا یناقشه الحساب۔

(تاریخ دمشق ج:۵۹، ص:۲۰۷، البدایہ والنہایہ ج:۸، ص:۱۴۸)

ترجمہ: اے زہری! سنو! جو شخص سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان اور

سیدنا علی رضی اللہ عنہم کی محبت میں مرے، عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہ کے جنتی ہونے کی گواہی دے اور حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے رحمت کی دعا کرے تو اللہ پر حق ہے کہ اس کے حساب میں سختی نہ فرمائے۔

(۳)......حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے، میں نے سلام عرض کیا اور بیٹھ گیا اسی دوران حضرت علی اور حضرت معاویہ کو بلایا گیا اور دونوں کو ایک کمرے میں داخل کر دیا گیا، اور دروازہ بند کر دیا گیا میں دور سے دیکھتا رہا، تھوڑی دیر کے بعد حضرت علی باہر تشریف لائے اور وہ فرما رہے تھے، رب کعبہ کی قسم میرے حق میں فیصلہ ہو گیا، پھر تھوڑی دیر کے بعد حضرت معاویہ بھی باہر تشریف لے آئے اور فرمایا رب کعبہ کی قسم میری بخشش ہو گئی۔ (البدایہ والنہایہ ج:۸، ص:۱۳۷)

(۴)......حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے:

لن یملک احد من ھذہ الامة ماملک معاویة۔

(الطبقات الکبریٰ ص:۱۱۹ برقم ۴۳، تاریخ دمشق ج:۵۹، ص۱۷۶، سیر اعلام النبلاء ج:۳، ص:۱۵۳، معاویة بن ابی سفیان صخر بن حرب الاموی)

ترجمہ: جس طرح سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے حکمرانی کی ہے اس امت میں کسی نے نہیں کی۔

(۵)......حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے ہی تورات کے حوالہ سے یہ جملہ بیان کیا ہے:

آپ ﷺ مکہ میں پیدا ہوں گے (مدینہ) طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے اور شام میں ان کی بادشاہت ہوگی۔

(سنن دارمی ج:۱،ص:۱۶،مشکوۃ ص:۵۱۴)

یہاں شام کی بادشاہت سے مراد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سلطنت ہے۔

(۶)......امام محمد بن سرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ کی وفات کا وقت آیا تو آپ سجدہ میں پڑ گئے اور بار بار اپنے رخسار زمین پر رکھ کر رونے لگے اور دعا کرتے کہ اے اللہ! میری مغفرت فرما، خطاؤں سے درگزر فرما، بے شک تو بہت زیادہ مغفرت والا ہے، اور خطاکاروں کے لئے تیرے سوا کہیں پناہ نہیں، آپ اپنے گھر والوں کو تقویٰ کی وصیت کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوگئے۔

(البدایہ والنہایہ ج:۸،ص:۱۴۹،۱۵۰)

(۷)......حضرت ابوالعلا قبیصہ بن جابر تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فما رایت رجلا اثقل حلما ولا ابطا جهلا ولا ابعده اناة منه۔

(تاریخ دمشق ج:۵۹،ص:۱۷۸معاویۃ بن صخر ابی سفیان،سیر اعلام النبلاء ج:۳، ص:۱۵۳)

ترجمہ: میں نے حضرت معاویہ سے بڑھ کر بردبار، جہالت سے بہت زیادہ دور اور بڑا باوقار شخص کوئی نہیں دیکھا۔

(۸)......حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

لو رایتم معاوية لقلتم هذا المهدی۔

(طبرانی کبیر ج:۸،ص:۲۷۶)

ترجمہ: اگر تم حضرت معاویہ کو دیکھ لیتے تو کہتے یہ واقعی مہدی (ہدایت یافتہ) ہے۔

(۹)......حضرت قتادہ بن دعامہ بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:

لو اصبحتم فی مثل عمل معاوية لقال اكثركم: هذا المهدی۔ (السنۃ ج:۲،ص:۴۳۷ برقم ذکر ابی عبدالرحمان معاویۃ......الخ)

ترجمہ: اگر تم سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ جیسے کام کرنے لگو تو اکثر لوگ پکار اُٹھیں: یہ مہدی (ہدایت یافتہ) ہے۔

(۱۰)......حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے لوگوں نے ایک بار حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے عدل وانصاف کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لیتے تو تمہارا یہ حال ہوتا، انھوں نے پوچھا: اے ابو محمد! کیا آپ حضرت معاویہ کے حلم (بردباری) کی بات کررہے ہیں، انھوں نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم، بلکہ میں آپ کے عدل وانصاف کی بات کررہا ہوں۔

(السنۃ لابن ابی عاصم ج:۲،ص:۴۳۷ برقم ۶۶۷)

(۱۱)......مجاہد بن زبیر مکی تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لو رایتم معاوية لقلتم: هذا المهدی

ترجمہ: اگر تم سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو کہتے: یہ مہدی ہیں۔

☆☆☆

فضائل

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

کتب شیعہ کی روشنی میں

(۱)......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی:

حضور اکرم ﷺ کے بارل مبارک اور ناخن مبارک میرے منہ اور ناک میں رکھے جائیں اور آپ کی چادر مبارک اور قمیض مبارک بھی میرے ساتھ دفن کی جائے۔ (ناسخ التواریخ ج:۱،ص:۳۰۹)

(۲)......وحی، خطوط اور معاہدے لکھنے والوں میں حضرت علی، حضرت عثمان اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم تھے۔

(تاریخ یعقوبی ج:۲،ص:۸۰ کتاب النبی)

(۳)......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقام کو مدنظر رکھنے کی وصیت فرمائی۔(جلاء العیون ج:۲،ص مترجم)

(۴)......حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو قیساریہ میں اپنا قائم مقام بنایا اور حضرت معاویہ نے اسے ۱۸ھ میں فتح کیا۔

(کتاب البلدان جند فلسطین ص:۸۵،از احمد بن واضح یعقوبی)

(۵)......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دوٹوک کہا اور بہر حال (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) ہم خلافت کا مطالبہ نہیں کرتے۔

(وقعۃ الصفین ص:۷۰، کتاب معاویۃ وعمرو الی اھل المدینۃ)

(۶)......حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک میں عثمان کا چچا زاد بھائی ہوں اور میں اُن کے خون کا مطالبہ کرتا ہوں اور ان کا معاملہ میرے ذمہ ہے۔ (کتاب سلیم بن قیس ص:۱۵۳)

(۷)......حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاص اصحاب میں سے ضرار صدائی شہادت علوی کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے انھیں فرمایا: حضرت علی کی شان بیان کرو، انھوں نے کہا: آپ مجھے معاف رکھیں تو بہتر ہوگا، فرمایا: اللہ کی قسم! یہ ضرور بیان کرو، تو انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان کئے جنہیں سن کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یاد میں) اتنا روئے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہوگئی۔

(درہ نجفیہ ص:۳۶۰، شرح ابن میثیم ج:۵،ص۲۷۶، شرح ابن ابی حدید ج:۵، ص:۳۷۴،۳۷۵ ذکر من خبر ضرار بن حمزہ الصدائی ......الخ، المسماۃ بالروضۃ فی فضائل علی مع معانی الاخبار وعلل الشرائع ص:۱۲۰)

(۸)......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں بخارا فتح ہوا اس مہم میں سعید بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نگران تھے۔

(کتاب البلدان ص:۴۵ تا ۵۰، از یعقوبی)

(۹)......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو

اپنی مثل قرار دیا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات ظاہر ہے کہ ہمارا رب ایک ہے، نبی ایک ہے، دعوت اسلام ایک ہے، نہ تو ہم اللہ پر ایمان لانے اور رسول کی تصدیق کرنے میں ان سے کسی بڑائی کے دعویدار ہیں اور نہ ہی اس معاملہ میں وہ ہم پر کچھ بڑائی جتاتے ہیں۔ ہمارا معاملہ بالکل ایک جیسا ہے اور اصل اختلاف تو صرف ''خون عثمانؓ'' کے متعلق پیدا ہوا ہے (اور ہمارا مؤقف ہے کہ) ہم اس سے بری ہیں۔

(نہج البلاغہ عربی ج:۲،ص:۱۱۴،شرح ابن میثم ج:۵،ص:۱۹۴ خطبہ نمبر ۵۷،الدرة النجفیہ ص:۳۴۴،شرح ابن ابی حدید، نیرنگ فصاحت ترجمہ نہج البلاغہ ص:۳۶۳، نہج البلاغہ مترجم ص:۸۲۲ مکتوب نمبر ۵۸ مطبوعہ غلام علی اینڈ سنز لاہور، نہج البلاغہ ص:۸۳۷،ترجمہ وحاشیہ مفتی جعفر حسین مطبوعہ امامیہ پبلیکیشنز لاہور)

(۱۰)......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حامیوں پر طعن اور گالی گلوچ کرنے سے منع فرمایا۔ (نہج البلاغہ ص:۳۲۲)

(۱۱)...... یہ روایت اخبار الطّوال ص:۱۶۵ پر بھی موجود ہے۔

(۱۲)......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ہمارے بھائی ہیں انھوں نے ہماری بات نہیں مانی۔ (قرب الاسناد ص:۴۵)

(۱۳)......حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی۔ (رجال کشی ص:۱۰۲)

(۱۴)......یہی بات احتجاج طبرسی ج:۲،ص:۹۔از،ابومنصور احمد بن علی الطبرسی۔

(۱۵)......منتہی الآمال ج:۱،ص:۲۳۲۔از،عباس القمی۔

(۱۶)......جلاء العیون ج:۱،ص:۴۰۳۔از،محمد باقر بن محمد تقی المجلسی۔

(۱۷)......مروج الذہب ج:۳،ص:۷۔از،ابوالحسن علی بن الحسین بن علی المسعودی۔

(۱۸)......مقتل ابی مخنف ص:۳۰۲۔از،ابومخنف لوط بن یحییٰ۔

(۱۹)......اخبار الطّوال ج:۱،ص:۲۰۴۔از،احمد بن داؤد الدینوری۔

(۲۰)......فیض الاسلام شرح نہج البلاغہ ص۔از،علی نقی۔

(۲۱)......کشف الغمہ ج:۱،ص:۵۷۱۔از،علی بن عیسیٰ الاربلی۔

(۲۲)...... بحار الانوار ج:۱،ص:۱۶۴۔از،باقر بن محمد مجلسی پر بھی موجود ہے۔

(۲۳)......حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اس بیعت کے متعلق خود فرمایا:

تحقیق ہم بیعت کر چکے اور باہمی عہد کر چکے۔ لہٰذا ہمارے اس بیعت کو توڑنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ (الاخبار الطّوال ص:۲۲۰)

(۲۴)......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نہ تو ہم ان (معاویہ) سے اس لئے لڑے کہ وہ ہمیں کافر کہتے تھے اور نہ ہم ان سے اس لئے لڑے کہ ہم ان کو کافر سمجھتے ہیں بلکہ (وہ ایک بات تھی جس میں) ہم سمجھتے تھے کہ ہم حق پر ہیں اور وہ سمجھتے تھے کہ وہ حق پر ہیں۔

(قرب الاسناد ص:۴۵)

(۲۵)......حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس دوران کہ

نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پاس منبر پر چڑھ گئے تو آپ نے انھیں سینے سے لگا لیا اور فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور اللہ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرادے گا''۔

(کشف الغمہ ص:۵۴۶، مطبوعہ تبریز)

یہاں یہ بھی جان لیں کہ یہ دونوں گروہ کون سے تھے؟ جن کے درمیان حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کرائی اور جنھیں مسلمان کہا گیا ہے؟ ایک گروہ حضرت علی کا اور دوسرا حضرت امیر معاویہ کا تھا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر کے دونوں میں صلح کرادی۔

(۲۶) ...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے چوتھے دادا حضرت عبد مناف حضرت اکرم ﷺ کے تیسرے دادا ہیں۔ (تاریخ یعقوبی ج،ص)

(۲۷) ......حضرت معاویہ کی سگی بہن اُم المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ ہیں۔

(منتخب التواریخ ج:۱،ص:۲۲، از محمد ہاشم الخراسانی)

(۲۸) ......یہی بات تاریخ یعقوبی ج:۱،ص:۲۲۔ از، احمد بن ابو یعقوب بن جعفر العباسی۔

(۲۹) ......مناقب ابن شہر آشوب ج:۱،ص:۱۶۰،

(۳۰) تاریخ ائمہ ص:۱۵۰۔ پر بھی منقول ہے۔

(۳۱) ...... ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی چھوٹی ہمشیرہ حضرت قریبہ صغریٰ حضرت امیر معاویہ کے نکاح میں رہی ہیں۔

(کتاب المحبر ص:۱۰۲)

گویا ایک طرف حضرت معاویہ امت کے روحانی ماموں اور دوسری طرف حضور ﷺ کے برادرِ نسبتی ہیں۔

(۳۲) ......حضرت امیر معاویہ کی سگی بہن حضرت ہند بنت ابوسفیان حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے حضرت حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ (شرح ابن ابی حدید ج:۴،ص:۲۰)

(۳۳) ......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک زوجہ حضرت اُم سعید رضی اللہ عنہا، حضرت معاویہ کی حقیقی پھوپھی تھیں۔ (منتخب التواریخ ج:۱،ص:۱۲۲)

(۳۴) ......حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت لیلہ بنت ابو مرہ رضی اللہ عنہا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حقیقی بھانجی حضرت میمونہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ (منتخب التواریخ ج:۱،ص:۱۲۲)

(۳۵) ...... یہ بات مقاتل الطالبین ص:۸۰ پر۔ از ابوالفرج علی بن الحسین الصبہانی۔ اور

(۳۶) ......منتہی الآمال، از عباس قمی ص:۵۴۱، پر بھی موجود ہے۔

تو گویا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن میمونہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ساس اور حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ کی نانی ہیں۔ شہدائے کربلا کی محبت کا ڈھنڈورا پیٹنے والوں کو ان حقائق پر بھی نظر رکھنی چاہیئے۔

(۳۷) ......حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی پوتی لبابہ بنت عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ولید بن عتبہ بن ابو

سفیان رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔

(حاشیہ عمدۃ الطالب ص:۱۰)

(۳۸)......حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت جعفر طیار بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کی پوتی رملہ بنت محمد بن جعفر رضی اللہ عنہم کی شادی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دوسرے بھتیجے ابوالقاسم بن ولید بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ (کتاب المحبر ص:۴۴۹)

(۳۹)......حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی پوتی حضرت نفیسہ بنت زید بن حسن بن ابو طالب رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایک اور بھتیجے ولید بن عبدالملک بن مروان رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

(عمدۃ الطالب ص:۸۰)

(۴۰)......حضرت قثم بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے مکہ مکرمہ کے والی رہے حتیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے اور حضرت قثم رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمرقند کے علاقہ میں شہید ہوئے۔

(شرح نہج البلاغہ لابن میثم ج:۵،ص:۲۰۷ من کتاب لہ علیہ السلام الی قثم بن عباس ......الخ، تاریخ یعقوبی ج:۲،ص:۲۳۷ حالات امیر معاویہ)

(۴۱)...... مذکورہ باب میں یعقوبی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مختلف ممالکِ مفتوحہ سے خراج اور جزیہ کی آمدنی کی تفصیلات درج کی ہیں۔ ملاحظہ ہو! تاریخ یعقوبی ج:۲،ص:۲۳۳،۲۳۴۔

(۴۲)......مزید لکھا ہے: کہ مصر کے علاقہ سے حاصل ہونے والے

ٹیکس کی مقدار پچاس لاکھ دینار ہے۔

(کتاب البلدان للیعقوبی ص:۹۳)

(۴۳)......عہد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں قاضی اور فقیہہ یعنی فتویٰ اور فیصلہ سنانے والے حضرات میں درج ذیل نام بھی ملتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہم، ملاحظہ ہو! تاریخ یعقوبی ج:۲،ص:۲۴۰،۲۴۱، وفات الحسن بن علی۔

(۴۴)......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مختلف شعبہ جات کے لئے الگ الگ دفاتر قائم ہوئے اور سرکاری خطوط اور شاہی فرامین کی نقول رکھنے کا نظام قائم ہوا۔

(تاریخ یعقوبی ج:۲،ص:۲۳۴، احوال زیاد بن عبداللہ)

(۴۵)......حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بردبار زیرک اور مال کی سخاوت کرنے والے تھے۔

(تاریخ یعقوبی ج:۲،ص:۲۳۸، وفات الحسن بن علی)

(۴۶)......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اخلاق و معمولات درج ذیل ہیں: آپ دن رات میں پانچ مرتبہ لوگوں کو ملاقات کا موقع دیتے، نماز فجر کے بعد خاص (حالات کی نگرانی کرنے والے) کو تمام واقعات سنانے کا حکم دیتے، پھر اپنی خاص منزل میں جاتے تو قرآن شریف پیش کیا جاتا آپ اس کے ایک جزء کی تلاوت کرتے، پھر گھر میں جاتے اور اوامر و نواہی بجالاتے، پھر چار رکعت ادا فرما کر باہر تشریف لاتے، خاص لوگوں سے ملاقات اور ضروری گفتگو ہوتی پھر آپ کے وزراء حاضر ہو کر ضروری امور میں گفتگو کرتے اور ہدایات لیتے۔

(مروج الذہب ج:۳،ص:۳۹ ذکر جمل من اخلاقہ وسیاستہ)

(۴۷)......مسعودی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیرت پر طویل گفتگو کرتے ہوئے لکھا کہ آپ کی عاداتِ کریمہ میں لوگوں کی دادرسی اور مظلوموں کی فریادرسی اور حاجت مندوں کی حاجت روائی فرمانا ہے۔

(مروج الذہب ج:۳،ص:۳۹ ذکر جمل من اخلاقہ وسیاستہ)

(۴۸)......مسعودی نے آپ رضی اللہ عنہ کی طبیعت، عادت، اخلاق اور ملکی نظم ونسق پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

(مروج الذہب ج:۳،ص:۳۹،۴۰)

(۴۹)......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا اعتراف یوں کیا ہے:

''جو فضیلت وشرف اسلام میں آپ کو حاصل ہے اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کو جو قرب حاصل ہے اور بنو ہاشم میں جو آپ کا مقام ہے میں اُس کو رد نہیں کرتا (بلکہ مانتا ہوں)۔

(درہ نجفیہ ص:۱۰۲ من کلام لہ علیہ السلام وقد اشار علیہ اصحابہٗ ......الخ، شرح نہج البلاغہ لابن میثم ج:۲،ص:۱۱۱)

(۵۰)......حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''خدا کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میرے حق میں ان لوگوں سے بہتر ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم تیرے شیعہ ہیں مگر انھوں نے مجھے مار ڈالنے کا ارادہ کیا، میرا اثاثہ لوٹ لیا اور میرا مال چھین لیا۔ خدا کی قسم! اگر میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے عہد کرلوں جس سے میرا خون بچ جائے اور میرے گھر والے لوگ امن حاصل کرلیں تو یہ اس سے بہتر ہے کہ یہ شیعہ مجھے مار

ڈالیں اور میرا گھرانہ برباد ہوجائے، خدا کی قسم! اگر میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ کروں تو یہی شیعہ میری گردن دبوچ کر مجھے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ کے سپرد کردیں''۔

(ناسخ التواریخ ج:۱،ص:۲۱۳، احتجاج طبرسی ج:۲،ص:۱۰)

(۵۱)......حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں وہ عہد توڑوں جو میرے بھائی حسن رضی اللہ عنہ نے آپ (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) سے کیا تھا''۔ (مقتل ابی مخنف ص:٦) یعنی آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت سونپ دی۔

(۵۲)......حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نہ صرف یہ کہ خود بیعت کی بلکہ اپنے چھوٹے بھائی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بھی حکم فرمایا کہ اے حسین! اٹھو اور ان کی بیعت کرو، بے شک وہ میرا امام اور میرا امیر ہے تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور جناب قیس نے بھی بیعت کرلی''۔ (رجال کشی ج:۲،ص:۳۲۵، جلاء العیون ص:۲٦۰)

(۵۳)......حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں شریک کسی کو بھی مشرک اور منافق نہ سمجھتے تھے''۔ (قرب الاسناد ج:۱،ص:۴۵)

لیکن آج کے ''شیعان علی'' کہلانے والے حضرات مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کے موقف کے برخلاف جنگ جمل میں شریک ہونے والوں (اور آپ سے اختلاف کرنے والوں مثلاً: حضرت سیدہ عائشہ، حضرت امیر معاویہ، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم وغیرھم) پر فتویٰ لگا کر ''بغض علی'' کا ثبوت کیوں دیتے ہیں؟

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر چند اعتراضات کے جواب

اعتراض: ایک دفعہ امیر معاویہ اپنے کندھے پر یزید مردود کو لئے جارہے تھے سرکار ﷺ نے فرمایا کہ جہنمی پر جہنمی جارہا ہے، معلوم ہوا کہ یزید بھی دوزخی ہے اور امیر معاویہ بھی۔ (نعوذ باللہ)

جواب: ماشاء اللہ یہ ہے آپ کی تاریخ دانی اور یہ ہے تواریخ کا حال جناب، یزید پلید کی پیدائش خلافت عثمانی میں ہوئی دیکھو ”جامع ابن اثیر اور کتاب الناہیہ“ وغیرہ۔ حضور کے زمانہ شریف میں یزید امیر معاویہ کے کندھے پر کیا عالم ارواح سے کود کر آ گیا۔ لاحول والاقوۃ۔

اعتراض: ترمذی شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ تین قبیلوں کو ناپسند فرماتے تھے، ثقیف، بنی حنیفہ، بنی اُمیہ، اور امیر معاویہ بنی امیہ میں سے ہیں تو یہ بھی حضور ﷺ کو ناپسند ہوئے۔

جواب: اس کے دو جواب ہیں ایک الزامی، دوسرا تحقیقی، الزامی جواب تو یہ ہے کہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور عمر ابن عبدالعزیز بھی بنی اُمیہ میں سے ہیں تو اگر معاذ اللہ قبیلہ بنی امیہ کا ہر فرد بشر سرکار ﷺ کو ناپسند ہے تو ان حضرات کے متعلق کیا کہو گے حضرت عثمان غنی جلیل القدر عظیم الشان صحابی اور دو صاحبزادیاں حضور کی آپ کے نکاح میں آئیں کسی شخص کو کبھی پیغمبر کی دو صاحبزادیاں نکاح میں میسر نہ ہوئیں۔ اسی لئے آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔

اور عمر ابن عبدالعزیز جلیل القدر تابعین میں سے ہیں، جن کی عظمت پر دنیائے اسلام متفق ہے۔

جواب تحقیقی یہ ہے کہ کسی قبیلہ یا کسی شہر کے ناپسند ہونے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اُس کا ہر فرد بشر ناپسندیدہ ہے اور کسی شہر یا قبیلہ کے محبوب ہونے کے معنی یہ نہیں ہوتے کہ اُس کا ہر فرد بشر محبوب ہے حضور کو مکہ مکرمہ پیارا تھا تو یہ مطلب نہیں کہ ابوجہل، ابولہب وغیرہ کفار مکہ بھی حضور کو پیارے تھے یا حضور کو مدینہ منورہ محبوب تھا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ مدینہ کے سارے منافق عبداللہ ابن اُبی وغیرہ بھی محبوب تھے اسی طرح نبی ﷺ کا نجد کا علاقہ ناپسند تھا، کہ اُس کے لئے دعا نہ فرمائی تو یہ مطلب نہیں کہ علاقہ نجد کے مخلص مومن بھی مبغوض تھے۔

چونکہ ان تینوں قبیلوں میں بعض بڑے مفسد پیدا ہوئے اُن کی وجہ سے اس قبیلہ کو ناپسندگی کا تمغہ ملا، چنانچہ قبیلہ بنی ثقیف میں مختار ابن عبید اور حجاج ابن یوسف جیسے ظالم ہوئے، قبیلہ بنی حنیفہ میں مسیلمہ کذاب اور اس کے متبعین مرتدین ہوئے، بنی امیہ میں یزید پلید اور عبید اللہ ابن زیاد جیسے فاسق، فاجر، ظالم، مردود ہوئے، چونکہ یہ لوگ مبغوض بارگاہ اور مردود تھے اور ان قبیلوں میں تھے اس لئے ان قبائل کو ناپسند فرمایا اسی کی تائید اُس حدیث سے ہوتی ہے جو ترمذی شریف میں اسی جگہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی، کہ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ قبیلہ ثقیف میں ایک جھوٹا اور ایک مہلک ہوگا، چنانچہ جھوٹا تو مختار ابن ابی عبید ہوا اور مہلک ظالم حجاج ابن یوسف ہوا۔

آج ہم ایک خواجہ غریب نواز کی وجہ سے اجمیر شریف کہتے ہیں، اور بعض بے وفاؤں کی وجہ سے کوفہ کو بُری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ

اجمیر شریف کے ہندو بھی اشرف ہوں اور کوفہ کے ابراہیم علیہ السلام یا نوح علیہ السلام یا حضرت علی المرتضیٰ پر زبان طعنہ دراز کی جائے، غرض یہ کہ یہ اعتراض بہت لچر اور پوچ ہے۔

اعتراض: حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب تم معاویہ کو میرے ممبر پر دیکھو تو انھیں قتل کر دو، اس حدیث کو امام ذہبی نے نقل کیا اور صحیح بتایا، اس سے معلوم ہوا کہ امیر معاویہ لائق گردن زدنی تھے۔

جواب: اس کا جواب اس کے سوا کیا دیا جائے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کسی جھوٹے نے حضور ﷺ پر بہتان باندھا اور امام ذہبی پر افترا کیا، سرکار فرماتے ہیں کہ جو مجھ پر دیدہ دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے، خدا کا خوف چاہئے امام ذہبی نے تردید کے لئے یہ حدیث اپنی تاریخ میں نقل فرمائی، اور وہاں ساتھ ہی فرمادیا، کہ یہ موضوع یعنی گڑھی ہوئی ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔

سوچنے کی بات ہے کہ حضور کو یہ فرمانے کی کیا ضرورت تھی، خود ہی اپنے زمانہ میں قتل کرادیا ہوتا، پھر تمام صحابہ اور تابعین اور اہل بیعت نے یہ حدیث سنی مگر عمل کسی نے نہ کیا، بلکہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں خلافت سے دستبرداری کر کے اُن کے لئے منبر رسول کو بالکل خالی کر دیا اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے علم و عمل کی تعریفیں فرمائیں انھیں مجتہد فی الدین قرار دیا، انہیں کسی کو یہ حدیث نہ پہنچی چودہ سو برس کے بعد تمھیں پہنچ گئی۔

دشمنان امیر معاویہ کی سزا

ابراہیم میثرہ بیان کرتے ہیں:

مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بے شک حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنی خلافت میں اس شخص کو کوڑے لگائے جس نے حضرت امیر معاویہ کو بدزبانی کا نشانہ بنایا، آپ نے اسے تین کوڑے لگوائے۔

(الاستیعاب مع الاصابہ ج:۳،ص:۳۸۳، دوسرا نسخہ ص:۶۷۹، البدایہ والنہایہ ج:۸،ص:۱۳۹، دوسرا نسخہ ج:۱،ص:۱۶۴۶)

☆☆☆

جہنمی کتّا

علامہ شہاب الدین خفاجی حضرت امیر معاویہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

و من یکن یطعن فی معاویہ

فذاک کلب من کلاب الھاویہ

جو حضرت امیر معاویہ پر زبان کھولتا ہے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔ (نسیم الریاض ج:۴،ص۵۲۵)

یہ بات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی نے بھی لکھی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج:۲۹،ص۲۶۴)

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

''وخلافی ونزاع کہ درمیان اصحاب واقع شدہ بود محمول برھوائے نفسانی نیست درصحبت خیر البشر نفوس ایشاں بتزکیہ رسیدہ بودند واز آزردگی آزاد گشتہ''

جو جھگڑے اور لڑائیاں صحابہ کرام میں ہوئیں وہ نفسانی خواہش کی بنا پر نہ تھیں کیوں کہ صحابہ کے نفوس حضور کی صحبت کی برکت سے پاک ہو چکے تھے اور ستانے سے آزاد۔

''ایں قدر می دانم کہ حضرت امیر درآں باب برحق بودند ومخالف ایشاں بر خطا بود اما ایں خطا خطاء اجتھادی است تا حد فسق نمی رساند بلکہ ملامت راہم دریں طور خطا گنجائش نیست کہ مخطی را نیز یک درجہ است از ثواب''

میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ ان جنگوں میں علی المرتضٰی حق پر تھے اور ان کے مخالفین خطا پر لیکن یہ خطا اجتہادی ہے جو فسق کی حد تک نہیں پہنچاتی بلکہ یہاں ملامت کی بھی گنجائش نہیں کیوں کہ خطا کار مجتہد کو بھی ثواب کا ایک درجہ مل جاتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی اسی مکتوبات شریف جلد ۲ مکتوبات سی وششم صفحہ ۲۷ میں جو خواجہ محمد نقی صاحب کو حقیقت مذہب اہلسنت کے بارے میں لکھا گیا۔ اس میں فرماتے ہیں:

''ہر گاہ اصحاب کرام در بعض اُمور اجتھادیہ باآں سرور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات مخالفت کردہ اند بخلاف رائے آں سرور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات حکم

نمودہ اند و آں اختلاف ایشاں مذموم و ملام بنور وضع آں باوجود نزول وحی نیامدہ''۔

جبکہ صحابہ کرام بعض اجتہادی چیزوں میں خود نبی کریم ﷺ کے رائے کی بھی مخالفت کرتے تھے اور حضور کی رائے کے مخالف رائے دیتے تھے اور ان کا یہ اختلاف نہ بُرا تھا نہ ملامت کے قابل اور اُن کے خلاف کوئی وحی نہ آئی۔

''مخالفت باامیر درامور اجتہادیہ چرا کفر باشد ومخالفان چرا مطعون وملام باشند محاربان امیر جم غفیر اند از اہل اسلام واز اجلاء اصحاب اند وبعضے از ایشاں مبشر بجنت تکفیر وتشنیع ایشاں امر آسان نیست **کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم**''

تو حضرت علی کی مخالفت اجتہادی امور میں کفر کیسے ہوگئی۔ اور علی مخالفین پر طعن وملامت کیوں ہے حضرت علی سے جنگ کرنے والے اہل اسلام کی بڑی جماعت اور جلیل القدر صحابہ ہیں اُن میں سے بعض وہ ہیں جن کے جنتی ہونے کی بشارت آچکی ہے اُنہیں کافر کہنا یا ملامت کرنا آسان نہیں ہے بہت سخت بات ان کے منہ سے نکلتی ہے۔

حضرت مجدد صاحب قدس سرہ اس طویل مکتوب شریف میں کچھ آگے ارشاد فرماتے ہیں۔ غور سے ملاحظہ فرمائیں:

''صحیح بخاری کہ اصح کتب است بعد کتاب اللہ وشیعہ نیز باآں اعتراف دارند فقیر از احمد نیتی کہ از اکابر شیعہ بود ہاست شنیدہ ام کہ می گفت کتاب بخاری اصح کتب است بعد کتاب اللہ آنجا روایت ہم از موافقان امیر است وہم از مخالفان امیر وبموافقت ومخالفت مرجوح وراجح نداشتہ اند۔ چنانچہ از امیر روایت

کنداز معاویہ نیز روایت کنداگر شائبہ طعن درمعاویہ ودرروایت معاویہ بودے ہر گز کتاب روایت نہ کردے واورادرج نہ کرد‘‘۔

صحیح بخاری جو قرآن کے بعد بڑی صحیح کتاب ہے اور شیعہ بھی اس کا اقرار کرتے ہیں شیعوں کے بڑے عالم احمد نیتی کو سنا کہ کہتا تھا قرآن کے بعد بخاری تمام کتب میں صحیح تر کتاب ہے اُس میں بھی حضرت علی کے موافقین اور مخالفین سے روایت موجود ہیں اور امام بخاری نے حضرت علی کی موافقت یا مخالفت کی وجہ سے جدید کو راجح یا مرجوح نہ فرمایا۔امام بخاری جیسے کہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں ویسے ہی امیر معاویہ سے اگر امیر معاویہ میں طعنہ کا ادنیٰ شائبہ ہوتا تو امام بخاری اُن سے ہرگز روایت نہ کرتے اور درج نہ فرماتے۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے ان ارشادات گرامی سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ حضرت مجدد کا عقیدہ امیر معاویہ رضی اللہ کے متعلق کیا ہے۔اب جس مسلمان کے دل میں حضرت مجدد صاحب کی محبت ہوگی وہ امیر معاویہ کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی نہیں کرسکتا۔اگر کرے گا تو حضرت مجدد صاحب کی جماعت سے خارج ہوگی۔

☆☆☆

حضورغوث اعظم رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

حضورغوث پاک سرکار بغدادی کی طرف منسوب کتاب غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۷۸ میں اہلسنت کا عقیدہ یوں بیان کیا گیا ہے:

واتفق اهل السنة علىٰ وجوب الكف عماشجر بينهم والامساك عن مساديهم واظهار فضائلهم ومحاسنهم وتسليم امرهم الى الله عزو جل علىٰ ماكان وجرى من اختلاف على وعائشة ومعاوية وطلحة والزبير رضى الله عنه عنهم على ماقدمنا بيانه واعطاء كل ذى فضل فضله كما قال الله تعالىٰ والذين جآء وامن بعدهم يقولون ربنا اغفر لنا......الخ۔

سارے اہلسنت اس پر متفق ہیں کہ صحابہ کرام کی جنگوں میں بحث سے باز رہا جائے اور اُنہیں بُرا کہنے سے پرہیز کیا جائے،اُن کے فضائل اور ان کی خوبیاں ظاہر کی جائیں اور اُن بزرگوں کا معاملہ رب کے سپرد کیا جائے۔جیسے وہ اختلافات حضرت علی اور حضرت عائشہ،معاویہ،طلحہ،زبیر رضی اللہ عنہم میں واقع ہوئے جس کا بیان ہم پہلے کر چکے ہیں اور ہر عظمت والے کو اس کی عظمت کا حق دیا جائے،کیوں کہ رب تعالیٰ مومنوں کی شان میں ارشاد فرماتا ہے کہ جو مسلمان ان صحابہ کے بعد آئے وہ یوں کہتے ہیں کہ اے رب ہمیں بخش دے......الخ۔

حضورغوث پاک رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کو سن کر کوئی بھی سچا مسلمان بزرگوں کو ماننے والا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر زبان طعن دراز کر کے اپنا ایمان برباد نہ کرے گا۔